003080

حصّہ اوّل

لعل و گہر

فارسی کی درسی کتاب گیارھویں جماعت کے لیے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لعل و گہر

فارسی کی درسی کتاب گیارہویں جماعت کے لیے

حصّہ اوّل

Persian Textbook for Class XI

Part-I

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

محکمہ فروغ وسائل انسانی، حکومت بہار سے منظور

● صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبہ بہار کے لیے

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

پہلی اشاعت : 2007
تعداد : 5,000
قیمت : Rs.49.00

-:شائع کردہ:-

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ
پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ-800001

مطبوعہ: سنجے شری آفسٹ، بھکنا پہاڑی۔ پٹنہ (ٹکسٹ کے لیے 70 GSM واٹر مارک Creamwove اور سرورق کے لیے 175GSM پلپ بورڈ (واٹر مارک) کاغذ استعمال میں لایا گیا۔ (سائز: 24x18cm)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اپنی بات

اس بار بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن کی جانب سے اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، بہار کی جانب سے تیار شدہ زبان وادب کی بالکل نئی کتابیں شائع کی جارہی ہیں۔ زندگی جتنی تیزی سے بدل رہی ہے، اس کی وجہ سے ہمارے نظامِ تعلیم میں نئے طریقے سے نشانات بھی مقرر کیے جارہے ہیں۔ اپنے نصاب کی جدیدکاری اور نئی نسل کی ضرورت کے لیے بہترین درسی کتابیں تیار کرنا ہمارا قومی فریضہ ہے۔ ہمیں اس بات پر بھی نظر رکھنی ہے کہ قومی سطح پر مختلف مضامین کی کتابوں کا معیار کیا ہے اور کیا ہم اُن کے برابر یا اُن سے بہتر اپنی کتابیں تیار کر پارہے ہیں؟

موجودہ کتاب کی تیاری میں ہمارے ماہرین نے انھی اصولوں کا خیال رکھا ہے۔ جب تک ہمارا نصابِ تعلیم معیاری نہ ہوگا اور اس کے مطابق مناسب درسی کتاب تیار نہ کردی جائے، اس وقت تک ہم اپنے ہونہار طالب علموں کی ضرورتوں کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔ یہ کتاب ایک نئے جوش اور جذبے کے ساتھ تیاری کی گئی ہے جس میں ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ طلبہ کو اسباق کے سمجھنے میں زیادہ سے زیادہ سہولت ملے؛ اساتذہ کو تدریس کے دوران درسی کتاب کے ذریعے بھرپور تعاون مل سکے اور ہمارا طالب علم چلتے پھرتے ہی زندگی کی بڑی بڑی باتیں اور علم وادب کے گہرے رموز سیکھتا جائے۔ اس کے لیے اسباق کے متن پر بھرپور تجزیاتی مشقیں شامل کی گئی ہیں تا کہ طالب علم کسی پریشانی میں نہیں پڑے۔

بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن کی جانب سے میں ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔ کے ڈائرکٹر، بہار اسکول اکزامینیشن بورڈ (سینیر سکنڈری) کے ڈائرکٹر (اکادمک) اور نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کوآرڈینیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی توجہ سے ماہرین کا تعاون حاصل کیا جاسکا۔ میں اورینٹل لینگویجز کمیٹی کے چیرمین کا بھی شکرگزار ہوں جنھوں نے اپنی نگرانی میں اردو، فارسی اور عربی کی درسی کتابیں تیار کرائیں۔

یہ کتابیں آیندہ اشاعتوں میں مزید رنگ وروغن کے ساتھ شائع کی جاسکیں گی لیکن موجودہ اشاعت میں سادگی میں پُرکاری ملاحظہ کرنے کے لیے میں اربابِ حل وعقد کو دعوت دینا چاہوں گا۔ کتاب میں کوئی فروگذاشت ہو تو اس کی فوراً اطلاع بہم پہنچائیں تا کہ بروقت اصلاح کر کے آیندہ اشاعتوں کو غلطیوں سے پاک کیا جاسکے۔

فراق احمد (آئی۔ اے۔ ایس۔)

مینجنگ ڈائرکٹر، بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

گزارش

گذشتہ ایک برس میں اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔)، بہار نے اسکولی تعلیم کے لیے مبسوط نصاب بنانے کی جو سرگرمیاں جاری رکھیں، انھی کا یہ کتاب ثمرہ ہے۔ ہمارے ادارے نے پہلی بار بہار کے نصابِ تعلیم اور درسی کتاب کے لیے تمام تر ذمےداری اپنے سر لے رکھی ہے۔ اردو، فارسی اور عربی کے سلسلے سے تو آج سے پہلے ہم کوئی موثر کام انجام نہیں دے پائے تھے۔ قومی سطح پر بڑے بڑے تعلیمی اداروں میں جس انداز سے کتابیں تیار کرانے کا سلسلہ رہتا ہے، ہم نے بھی انھی خطوط پر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا۔ نصابِ تعلیم اور درسی کتاب سے متعلق مختلف ورک شاپ اور مذاکروں کے ذریعے درسی کتاب تیار کرانے کے لیے مختلف مضامین کے باصلاحیت، تجربہ کار اور محنتی لوگوں کی ایک ٹیم بنتی چلی گئی۔ اس کے بعد ہی یہ ممکن ہوا کہ ہمارا تعلیمی تصور، نصاب اور درسی کتاب میں ڈھل کر عوام کے سامنے آیا۔

گیارھویں جماعت کے لیے فارسی زبان وادب کی جو درسی کتاب تیار ہوئی ہے اس میں دیگر ادیبوں اور شاعروں کے علاوہ مرزا ملکم خاں، میر محمد حجازی، پروین اعتصامی اور فریدون تولّلی کی تخلیقات بھی شامل ہیں۔ مرزا ملکم خان کی وفات کو پورے سو سال ہو چکے جب کہ باقی تینوں فن کار ایسے ہیں جن وفات پر ابھی سو سال بھی نہیں گزرے ہیں۔ لہٰذا جہاں ایک طرف پُرانے دور کے اُن لکھنے والوں کو ہم خواج پیش کرتے ہیں جو صدیوں پہلے اس دنیا سے رخصت ہوئے وہیں، ہم ماضی قریب میں دنیا سے جانے والے مذکورہ تخلیق کاروں کو بہ صد احترام یاد کرتے ہوئے، خصوصیت کے ساتھ ان کے وارثین کا غائبانہ شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ہم شکر گزار ہیں اُن ناشروں اور اداروں کے جن کے زیرِ اہتمام شائع شدہ کتابی نسخے اخذِ متن کے لیے ہمارے کام آئے۔ ساتھ ہی ہم پر اُن فارسی مجلّوں اور جریدوں کے مدیران کا شکریہ بھی واجب ہے، جن کے صفحات سے ہم نے جدید دور کے بعض لکھنے والوں کی تخلیقات منتخب کی ہیں۔ مختلف کتب خانوں کے متعلّقہ ذمّے داروں کے بھی سپاس گزار ہیں جن کی اعانت اس کتاب کی تیاری میں شامل رہی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے موقع سے فارسی کمیٹی کے جملہ ارکان، کوارڈینیٹر جناب واحد نظیر، معاون کوارڈینیٹر

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

جناب انوار محمد عظیم آبادی اور اورینٹل لنگوئجز گروپ کے چیرمین جناب صفدر امام قادری کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں، کیوں کہ انھوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ اس ذمّے داری کو بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ کتاب کی تزئین اور تصحیح کے کام میں بھی ان لوگوں نے متعلّقہ افراد سے تعاون لے کر ہماری پریشانیاں کم کر دیں۔ ہمیں اطمینان ہے کہ یہ کتاب بہار کے طلبہ کے لیے نہ صرف یہ کہ مفید ثابت ہوگی بلکہ نئے تعلیمی ماحول کی تعمیر میں اس سے بھر پور مدد ملے گی۔ بچّہ زیادہ سے زیادہ سیکھتا جائے، اس سمت میں اس کتاب کے مشتملات مینارۂ نور بن سکیں، یہی میری تمنا ہے۔ بہار ٹکسٹ بک کارپوریشن کے اہل کار بالخصوص اس کے ایم۔ ڈی۔ جناب فراق احمد کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جن کی کوششوں سے ہماری نصابی کتاب بروقت چھپ کر منظرِ عام پر آسکی۔

آیندہ اشاعتوں میں یہ کتاب اور زیادہ کار آمد ہو سکے، اس کے لیے ضروری ہے کہ پڑھنے والے اپنے مفید مشورے ہم تک ارسال کرنے کی زحمت اٹھائیں۔ طلبہ اور اساتذہ سے بھی ہماری گزارش ہوگی کہ اس کتاب کے بارے میں اپنی واضح رائے دیں۔ اُن کا پیشگی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

اِندو مَولی ترپاٹھی
ڈائرکٹر
ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی، بہار، پٹنہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کمیٹی برائے درسی کتاب (فارسی)

زیرِ سرپرستی

جناب اِندو مَولی ترپاٹھی، ڈائرکٹر، ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی، بہار

جناب رگھونش کمار، ڈائرکٹر (اکادمک)، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ، (سینیر سکنڈری)، پٹنہ

چیرمین، اورینٹل لینگویجز گروپ

صفدر امام قادری، صدر شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ

کوآرڈینیٹر

واحد نظیر، استاد، شہید راجندر پرساد سنگھ گورنمنٹ ہائی اسکول، گردنی باغ، پٹنہ

معاون کوآرڈینیٹر

انوار محمد عظیم آبادی، مدیر، ماہنامہ نورِ مصطفےٰ، پٹنہ

اراکین

غلام مجتبیٰ انصاری، سابق صدر شعبۂ فارسی، بی۔آر۔اے۔ بہار یونی ورسٹی، مظفر پور

ظفر کمالی، شعبۂ فارسی، زیڈ۔اے۔ اسلامیہ کالج، سیوان

شاہدہ خانم، صدر شعبۂ فارسی، مگدھ مہیلا کالج، پٹنہ یونی ورسٹی، پٹنہ

محمود الحسن انصاری، صدر شعبۂ فارسی، زیڈ۔اے۔ اسلامیہ کالج، سیوان

اراکین صلاح کار کمیٹی، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ

پروفیسر بلقیس آفاق، سابق صدر شعبۂ فارسی، مگدھ مہیلا کالج، پٹنہ

ڈاکٹر محمد عابد حسین، شعبۂ فارسی، پٹنہ یونی ورسٹی، پٹنہ

ڈاکٹر سید حسن عباس، شعبۂ فارسی، بنارس ہندو یونی ورسٹی، بنارس

اکادمِک کنوینر

جناب گیان دیومَنی ترپاٹھی، کمیٹی برائے نصاب اور درسی کتاب

اڈیشنل ڈائرکٹر، اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل مینجمنٹ (سیمیٹ)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

چند الفاظ ـ نئے نصاب اور درسی کتاب کے بارے میں

2005ء میں این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ نئی دہلی نے ملک کے ممتاز ماہرینِ تعلیم اور دانش وروں کے تعاون سے قومی درسیات کا خاکا NCF-2005 شائع کیا۔ پورے ملک میں اس کے ابتدائی خاکے سے جو مباحث قائم ہوئے، انھی کا یہ اثر تھا کہ ملک کے طول وعرض میں مروّجہ تعلیمی نظام میں خاطر خواہ تبدیلی لانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ بہار اُن صوبوں میں شامل رہا جس نے نہ صرف یہ کہ قومی درسیات کے سلسلے میں اپنے واضح نقطۂ نظر کو پیش کیا بلکہ انھی مباحث کے دوران یہ تاثر بھی اُبھرا کہ قومی سطح پر طے شدہ درسیات کے اس خاکے کو صوبۂ بہار کے مخصوص تناظر میں سوفی صد کارگر تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اسی بیچ یہ بات بھی سامنے آئی کہ مخصوص حالات کے پیشِ نظر بہار کی درسیات کا خاکا بھی علاحدہ طور پر تیار کیا جانا چاہیے۔ Bihar Curriculum Framework (BCF- 2006) صوبۂ بہار کے تعلیمی نظام کو ایک نئے تصور، نقطۂ نظر اور لائحۂ عمل سے ہم آشنا کرانے کا شاید وسیلہ ثابت ہو۔

درسیات، نصاب اور درسی کتاب کے آپسی رشتوں کے بارے میں ہمارے صوبے میں زیادہ غور وفکر کی روایت نہیں تھی۔ خاکۂ نصاب تیار کرکے، کتابیں بنالینے یا قومی سطح پر موجود۔ درسی کتاب کو من وعن یا جزوی تحریف کے ساتھ استعمال میں لانے کا انداز گذشتہ دودہائیوں سے قائم رہا ہے لیکن اس بار پُرانے طرزِ عمل کو چھوڑتے ہوئے نئے نشانات مقرر کیے گیے۔ این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کے NCF-2005 کی روشنی میں جس گفتگو کا آغاز ہوا، اُسے BCF-2006 اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کے نصاب اور بہار کے گذشتہ نصاب اور بہار ٹکسٹ بک اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کی کتابوں کا موازنہ کیا گیا اور یہ جانچنے کی کوشش کی گئی کہ نصاب کا کتنا حصّہ درسی کتاب میں شامل ہوسکا اور کتنا چھوٹ گیا۔ اس طرح تقریباً ایک برس کی میراتھن سرگرمی کے بعد ہم بہار کے لیے ایک نیا نصابِ تعلیم تیار کرنے میں کامیاب ہوئے۔

تعلیم سے متعلق دنیا میں جو نئے سوالات یا چیلنجز ہمارے سامنے ہیں، اُن کو دیوار پر لکھی عبارت کی طرح ہم نے سب سے پہلے توجہ کا مرکز بنایا۔ درجۂ ششم سے لے کر درجۂ دوازدہم تک ہمارا طالب علم کس طرح زینہ بہ زینہ اگلی منزلوں کی طرف بڑھتا جائے گا، اس کا واضح خاکا نصاب تیار کرتے ہوئے ہماری نگاہ میں تھا۔ ہر سطح سے آگے بڑھتے ہوئے بچّہ کیا سیکھتا جائے گا جس سے اُسے ایک ذمّے دار اور موثر شہری بننے میں مدد ملے، اس کا بھی ہم نے دھیان رکھا۔ بچّوں پر نظامِ تعلیم اور کتابوں کا غیر ضروری بوجھ نہ لد جائے، اس کے تئیں بھی ہم نے غفلت نہیں برتی۔ ان تمام امور پر بیدار رہتے ہوئے ہم نے اپنا نصاب تیار کیا۔

جہاں تک زبان وادب کی تعلیم کا سوال ہے، اس کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے۔ مادری زبان تو وہ پونجی ہے، جس کے بغیر بچّے کا وجود تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کئی دوسری زبانیں اور بولیاں بہار جیسے کثیر لسانی معاشرے میں پہلو بہ پہلو موجود ہیں۔ ایک بچّے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کو اُن تمام زبانوں اور بولیوں میں سے مقدور بھر سیکھنے کی ضرورت ہوگی۔ زبانیں ماحول سے بچّے کے اندر داخل ہوتی ہیں اور نصابی کتاب تک پہنچنے سے پہلے ہی سیکڑوں الفاظ اور جملوں سے وہ واقف ہو چکا ہوتا ہے۔ زبانوں کی مدد سے ہی وہ دوسرے مضامین کی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے۔ NCF-2005 نے خاص طور پر کثیر لسانی معاشرے کی پہچان کی اور ہندستان کی تہذیبی اور ثقافتی طاقت کو نصاب کا حصّہ بنانے کی وکالت کی۔ صوبۂ بہار بھی بولیوں اور زبانوں کی اس زرخیزی کی بہترین تجربہ گاہ ہے جس کی وجہ سے نصابِ تعلیم میں مختلف علاقائی، قومی اور بین الاقوامی زبانوں سے طلبہ کو روشناس کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح ہماری یہ کوشش رہی کہ یہ نصاب بہار کی مخصوص ضرورتوں کی تکمیل کرتے ہوئے نہ صرف قومی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو بلکہ اس کے دروازے اور کھڑکیاں بین الاقوامی فصیلوں کی طرف بھی کھلیں۔

فارسی اور عربی زبانیں ہر چند ہمارے معاشرے میں دوسری، تیسری اور چوتھی زبانوں کا درجہ رکھتی ہیں پھر بھی اُن کی شدید ضرورت کے دو واضح اسباب ہیں۔ دونوں زبانیں کلاسیکی اہمیت کی حامل ہیں اور اُن کا وقیع ادبی سرمایہ نہایت کارآمد ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دونوں زبانیں عالمی سطح پر بہترین معاشی وسائل فراہم کرتی ہیں۔ کلاسیکی ہونے کے باوجود یہ زبانیں زندہ اور متحرک ہیں۔ اس لیے ان دونوں زبانوں کے نصابِ تعلیم اور درسی کتاب تیار کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ چھٹی جماعت سے انھیں پڑھنے کے باوجود بارھویں درجے تک پہنچ کر بچّہ اتنی صلاحیت پیدا کرلے کہ وہ ان زبانوں میں کاروباری ضرورتیں پوری کر سکے۔

اس لیے کسی بھی زبان کے نصاب کی تیاری میں ہمارے سامنے یہ چنوتی بھی ہوتی ہے کہ آخر پورے سال تواتر کے ساتھ اس نصاب کو کیسے پڑھایا جائے؟ چھٹی سے بارھویں تک نصاب بنانے کے بعد پہلے مرحلے میں ہمیں گیارھویں جماعت کی درسی کتاب تیار کرنے کی ذمّے داری ملی۔ گیارھویں درجے میں ایک بالغ نظر طالب علم ہمارے سامنے رہتا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ گیارھویں اور بارھویں جماعتیں اسکولی زندگی کا ایسا مقام ہیں جس کے بعد طالب علم کی زندگی کے تعلیمی خاکے میں واضح تبدیلیاں آئیں گی۔ ممکن ہے، بی۔ اے۔ کے درجات میں وہ زبان و ادب کا ہو کر رہ جائے یا ٹھیک اس کے برعکس ایسے مضامین کی طرف بڑھ جائے جہاں زبان و ادب کی کوئی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ دونوں صورتوں میں ہمارا مطمحِ نظر یہ رہا کہ طالب علم کی ادبی ضرورتوں کو ابتدائی طور پر اوّلیت دی جائے۔ اسے اس قدر ادب پڑھا دیا جائے کہ اگر اس نے ادب کو چھوڑ کر دوسرے مضامین کو اپنا لیا تب بھی اس کی تمام زندگی میں ادب کی روشنی موجود رہے یا اگر آیندہ وہ ادب کا ہی طالب علم ہونا چاہے تب بھی اس کی بنیاد اتنی ٹھوس اور مستحکم ہو جس سے وہ اعلا جماعتوں میں ادب کا بہترین طالب علم بن سکے۔ انھی باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے گیارھویں اور بارھویں جماعتوں میں ہم نے ایک ایک درسی کتاب کے علاوہ تاریخ ادب اور قواعد کی ایک ایک کتاب مشترکہ طور پر شامل کی ہے۔ اُن سب کے مطالعے کے بعد ایک طالب علم سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ابتدائی طور پر زبان و ادب کا بہترین طالب علم ثابت ہوگا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہماری کتاب، کمیٹی کے تمام ارکان کی مسلسل محنتوں کا ثمرہ ہے۔ اس موقعے سے ہم اُن تمام افراد کے شکر گزار ہیں۔ محکمہ تعلیم کے سکریٹری ڈاکٹر مدن موہن جھا، جناب کے۔پی۔سنگھ، ڈائرکٹر، ثانوی تعلیم، جناب اِندومَولی ترپاٹھی، ڈائرکٹر ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔، جناب رگھونش کمار، ڈائرکٹر (اکادمک)، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ، (سینیر سکنڈری)، پٹنہ، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ کے سکریٹری جناب انوپ کمار سنہا کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں جن کی سرپرستی میں یہ پورا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی، بہار کی نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کنوینر جناب گیان دیومنی ترپاٹھی گذشتہ ایک برس میں کمیٹی کے ارکان کے ساتھ علمی اور تنظیمی امور پر جس فیاضانہ طریقے سے مسلسل تعاون فرماتے رہے، اس کے لیے شکریے کے الفاظ رسمی معلوم ہو رہے ہیں۔ ہمیں یہ اعتراف کرنے میں ذرا بھی تامّل نہیں کہ اُن کی اکادمک رہنمائی کے بغیر یہ کتاب پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

صلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے جنھوں نے ہماری کتاب کو توجہ کے ساتھ ملاحظہ کیا اور اپنے مفید مشوروں سے اسے زیادہ کارآمد بنایا۔ گورنمنٹ اردو لائبریری اور خدا بخش لائبریری کے اہل کاروں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھوں نے اس کتاب کی تیاری کے مرحلے میں فیاضی کے ساتھ ضروری کتابیں مہیا کرائیں۔ کمپیوٹر کمپوزنگ کے مرحلے میں جناب محمد ذوالفقار حیدری، محمد سلیم احمد (دی پرنٹ لائن)، محمد معظم (ایم۔ایم۔کمپیوٹرس)، جمیل احمد اور شجاع الزماں تھے (آئیڈیل کمپیوٹرس) نے نہایت مستعدی سے ہماری کتابیں تیار کیں۔ اسکول اور کالج کے جن اساتذہ نے ہماری ٹیم میں کام کیا، ہم اُن کے پرنسپل صاحبان کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انھیں فراخ دلی سے چھٹیاں دیں۔

اساتذہ کرام، سرپرست حضرات اور طلبہ سے ہماری گزارش ہوگی کہ اس درسی کتاب کے مشمولات کے بارے میں ہمیں اپنی رائے سے واقف کرائیں تاکہ آئندہ اشاعتوں میں اسے مزید کارآمد، سہل اور دل چسپ بنایا جاسکے۔

ہماری دعا اور تمنا ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی زندگی میں نئی روشنی کی ضمانت بن جائے۔

صفدر امام قادری
چیرمین، اورینٹل لینگویجز کمیٹی برائے درسی کتاب
صدر شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ (بہار)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لعل و گہر........

گیارھویں جماعت کی یہ درسی کتاب بازار میں موجود سرکاری یا غیر سرکاری کتابوں سے مختلف نوعیت کی ہو، یہ ہمارا پہلا نشانہ تھا۔ نہ جانے کیوں ہماری درسی کتابوں میں متن کے انتخاب کے مرحلے میں قدامت پسندی، باسی پن اور آزمودہ چیزوں کو پھر سے مرتب کرنے کا چلن رہا ہے۔ تمام اصناف اور شعبۂ زندگی سے تعلّق رکھنے والی شاملِ نصاب تحریروں کا جائزہ لیا جائے تو اُن میں بار بار چند شخصیات اور مخصوص اسباق کو دہرانے کی ایک عادت رہی ہے۔ ہم نے اس کتاب کی ترتیب میں یہ خیال رکھا کہ نصاب میں بار بار آزمائے اسباق سے قطعِ نظر کارآمد نئے متن کی تلاش کی جائے۔ اس لیے ہماری اس کتاب میں طلبہ کو نوّے فی صد ایسی تخلیقات ملیں گی جنھیں کورس کی دیگر کتابوں میں تلاش کرنا ممکن نہیں۔ اس سے ہمارے اساتذہ اور طلبہ دونوں کو اس کتاب کے مطالعے کے دوران ایک ادبی تازگی کا احساس ہوگا۔

یہ نصابی کتاب نثر کے ۱۲/ اور نظم کے ۱۳/ اسباق پر مشتمل ہے۔ متن کے انتخاب میں حصۂ نثر کے تحت حکایات، سُفرنامہ، افسانہ، مکتوب، تذکرہ اور ڈراما کی شمولیت ہو سکی ہے جب کہ شعری حصّے میں حمد، غزل، نظم، مرثیہ، مثنوی اور رباعیات شامل ہیں۔ مجموعی طور پر نثر و نظم کی ۱۲/ انواعِ ادب کا احاطہ ہو سکا ہے جو اس کوشش کا عملی نتیجہ ہے کہ ہمارے طلبہ فنّی اور موضوعی دونوں ہی رخ سے زیادہ سے زیادہ اصناف کا مطالعہ کر سکیں۔ انتخابِ متن میں یہ ملحوظ رہا ہے کہ فارسی زبان و ادب کے اہم ادوار کی بھی ترجمانی ہو سکے۔ اس کتاب کے نثری اور شعری متون سے جہاں مشاہیرِ ادب کی کلاسیکی اور جدید تخلیقات کی نمائندگی ہوتی ہے وہیں عہدِ ممالیک، عہدِ مغلیہ، عہدِ سلجوقی و تاتاری اور عہدِ صفویہ کے دوش بدوش فارسیِ امروزہ کی بھی نمائندگی ہو جاتی ہے۔ نثر و نظم کے انتخاب میں یہ التزام بھی رکھا گیا ہے کہ قلم کاروں میں مَردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی بھی نمائندگی ہو سکے۔ اسی طرح غیر مسلم ادیبوں کی مناسب نمائندگی کے علاوہ یہ کوشش بھی رہی ہے کہ صوبۂ بہار کے قلم کاروں کی تخلیقات بھی شاملِ نصاب ہو سکیں۔

مذکورہ پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اخذ و انتخاب کے مرحلے میں جس نکتے کو مرکزی حیثیت حاصل رہی وہ یہ کہ سبھی اسباق طلبہ کی نفسیات، ان کی عمر اور دل چسپیوں کے عین مطابق ہوں۔ یہی سبب ہے کہ موضوعاتی تنوع مثلاً تصوّف، تاریخ، سوانح، اخلاقیات اور جغرافیائی معلومات سے متعلق اسباق شاملِ کتاب ہو سکے ہیں۔ انتخابِ متن اس

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

انداز سے ہوا ہے کہ طلبہ اضافی بوجھ محسوس کیے بغیر مختلف ادبی و شعری سبک کے نمونوں سے بھی واقف ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ ہر سبق کسی نہ کسی واضح مقصد کے حصول کی خاطر ہی منتخب ہوا ہے اور یہ خیال رکھا گیا ہے کہ ضروری علمی و فکری تحفظات کے ساتھ، عصری افادیت اور نصابی و درسی ضروریات کی تکمیل ہو سکے۔

جہاں تک اسباق کی ترتیب و تشکیل کا تعلق ہے یہ کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ میں سبق کے سلسلے سے تشنگی نہیں بلکہ تکمیلیت کا احساس پیدا ہو۔ متن سے قبل صنف کا تعارف، صاحب متن کا تعارف اور ماخذ کا تعارف اسی طرح متن کے بعد حلِ لغات، غور کرنے کی باتیں، معروضی سوالات، تفصیلی سوالات اور عملی کام جیسے عناوین کی مدد سے متن کو زیادہ سے زیادہ آسان اور قابلِ تفہیم بنا دیا گیا ہے۔ فارسی متن کو حتی الامکان اظہارِ اعراب سے بھی واضح کرنے پر توجہ دی گئی ہے۔ املا کے سلسلے میں جدید فارسی نظامِ املا کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہمارے یہاں چوں کہ فارسی کے دوش بدوش اردو کا نظامِ املا بھی موجود ہے اس لیے کچھ معاملوں میں جدید فارسی املا کی مکمل پابندی اشتباہ پیدا کر سکتی ہے۔ مثلاً ایسے الفاظ جن میں ہائے ہوز شامل ہو انھیں "ہ" کے ساتھ لکھنے میں یہ دشواری ہے کہ ہندستان میں ہکاری آوازیں بھی موجود ہیں اور اس طرح "جہاں"، "تہی" یا "گہر" جیسے الفاظ "ہ" کے ساتھ لکھے جائیں تو "جھان"، "تھی" اور "گھر" میں تبدیل ہو جائیں گے۔ لہٰذا املا کی سطح پر "ہ" والے الفاظ اردو میں رائج طریقے پر ہی رہنے دیے گئے ہے تا کہ تلفظی صوتیات کی اُلجھنیں پیدا نہ ہوں۔

ہمارے نصاب میں تمام اہم اصناف کی شمولیت ہر درجے میں ممکن نہیں تھی لیکن یہ اطمینان کی بات تھی کہ مرحلہ وار نصاب تیار کرتے ہوئے ہم نے اصناف اور مصنّفین کا ایک ایسا سلسلے وار خاکا تیار کیا جس سے ہماری ادبی تاریخ کی ایک واضح شکل اُبھر کر سامنے آ جائے۔ ہمارے نصاب میں اس بات کی گنجایش موجود ہے کہ ہر صنف کے نمائندہ لکھنے والے لازماً ہمارے نصاب کا حصّہ بنیں۔ ہمیں توقع ہے کہ چھٹی جماعت سے بارھویں جماعت تک اس نصاب کے مطالعے کے بعد ایک طالب علم اس بنیادی علم کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا جو اعلا جماعتوں میں ادب کے طالب علم کو آگے بڑھنے میں رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لیے طالب علم جب گیارھویں جماعت کی کتاب کا مطالعہ کریں تو انھیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ کچھ اور باتیں وہ بارھویں جماعت میں پڑھیں گے اور اس سے بھی انکار نہیں ہونا چاہیے کہ انھوں نے دسویں جماعت تک بھی ایک خاطر خواہ ادبی معلومات کا ذخیرہ حاصل کر رکھا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ گیارھویں جماعت کی کتاب کوئی تعلیمی جزیرہ نہیں بلکہ یہ پچھلی حصولیابیوں کی بنیاد پر ایک نئی عمارت کا خاکا ہے جسے بارھویں جماعت میں جا کر مزید رنگ و روغن نصیب ہونا ہے۔ اسی لیے اس کتاب میں تمام اصناف یا تمام اہم مصنّفین کی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

شمولیت کے مقابلے میں نمائندہ تخلیقات اور رنگارنگ ادبی منظرنامہ مرتّب کرنے کا نشانہ طے کیا گیا۔

طلبہ کے لیے اس درسی کتاب میں بہت ساری ایسی چیزیں شامل کی گئی ہیں جن سے اُنھیں اپنی تعلیمی ترقی میں مدد ملے۔ بہار کے نصاب اور درسی کتاب میں پہلی بار اس قدر تفصیلی مشقیں پیش کی گئی ہیں۔ لفظ و معنیٰ کے تعلّق سے بھی تفصیل کو راہ دی گئی ہے۔ قواعد اور دوسرے ادبی اور فنّی پہلوؤں پر بچّوں کی نگاہ پڑے، اس کے لیے بھی ان مشقوں میں گنجایش پیدا کی گئی ہے۔ انھی اسباب سے اس کتاب کی ضخامت بڑھی ہے لیکن یہ بستے کا بوجھ نہیں بلکہ درسی کتاب کو آسان اور دل چسپ بنانے کی ہماری ایک مہم ہے۔ ہمارے اساتذۂ کرام جنھیں بعض ضروری مواد اپنے شہر یا اسکول کی لائبریریوں میں دستیاب نہیں ہو پاتا، اُن کی مدد کے لیے ہماری تفصیلی مشقیں کارگر ثابت ہوں گی۔

ہر مرحلے میں ہماری یہ کوشش رہی کہ درسی کتاب کا ایک صفحہ بھی نہ گراں بار ہو اور نہ دل چسپی سے خالی رہے۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں تھی کہ ہمارے وقیع ادبی سرمایے سے طالب علم کو پورے طور پر واقف بھی ہونا ہے۔ یہ نکتہ بھی ملحوظ رہا کہ جب یہ درسی کتاب تمام ہو اور ایک سال کی تعلیم و تدریس کا طالب علم احتساب کرے تو اُسے محسوس ہو کہ اس نے اچھا خاصا مواد حاصل کرلیا ہے لیکن اُسی لمحے اس تشنگی کا بھی احساس ہو کہ ابھی بہت کچھ سیکھنا باقی ہے اور اس نے جو پایا ہے، اُس سے ہزاروں گُنا زیادہ ابھی حاصل کرنا ہے۔ یہ تمنّا اگر ہمارے طلبہ کے جی میں سما گئی تو یہی ہماری اصل کامیابی ہوگی۔ اسی خواب اور تصوّر کے سہارے اس درسی کتاب کو تیار کیا گیا ہے۔

انوار محمد عظیم آبادی	**واحد نظیر**	**صفدر امام قادری**
معاون کوآرڈینیٹر (اردو)	کوآرڈینیٹر (اردو)	چیرمین، اورینٹل لینگویجز کمیٹی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فہرست

حصّۂ نثر

حکایات		
حکایاتِ گلستاں	شیخ سعدی	۵-۲۰
حکایاتِ جوامع الحکایات	عوفی	۲۱-۳۶
حکایاتِ سیاست نامہ	نظام الملک طوسی	۳۷-۵۱
سفرنامہ		
انتخاب از سفرنامۂ ناصر خسرو	حکیم ناصر خسرو	۵۲-۷۰
افسانہ		
سرنوشتِ گل ہا	میر محمد حجازی	۷۱-۸۱
مکتوب		
انتخاب از مکتوباتِ صدی	حضرت مخدوم بہاری	۸۲-۱۰۲
تذکرہ		
انتخاب از سفینۂ خوشگو	بندرابن داس خوشگو	۱۰۳-۱۲۰
ڈراما		
انتخاب از سفرِ کربلای شاہ قلی مرزا	مرزا ملکم خان	۱۲۱-۱۳۸

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حصّۂ نظم

حمد

سپاس وحمدِ بی پایان خدارا	شیخ سعدی	۱۴۱-۱۴۵

غزل

گفتم کہ ترا آخر دل خانہ نمی باید	امیر خسرو	۱۴۶-۱۵۲
خوش آن شبہا کہ آن جانِ جہان مہمانِ من بودی	امیر خسرو	۱۵۳-۱۵۶
آن یار کزو خانۂ ما جای پری بود	حافظ شیرازی	۱۵۷-۱۶۲
سحر با بادمی گفتم حدیثِ آرزومندئی	حافظ شیرازی	۱۶۳-۱۶۶
ای برتر از تصوّر و وہم و گمانِ ما	چندر بھان برہمن	۱۶۷-۱۷۱
من عاشقم مرا بہ ہوس احتیاج نیست	چندر بھان برہمن	۱۷۲-۱۷۴

نظم جدید

بہای نیکی	پروین اعتصامی	۱۷۵-۱۸۲
اوجِ درد	فریدون تولّلی	۱۸۳-۱۹۰

مرثیہ

مرثیۂ امام حسین رضی اللہ عنہ	محتشم کاشانی	۱۹۱-۲۰۱

مثنوی

چراغِ دَیر	مرزا غالب	۲۰۲-۲۱۴

رباعی

رباعیات	عمر خیّام	۲۱۵-۲۲۳
رباعیات	سحابی استرآبادی	۲۲۴-۲۳۰

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حصّۂ نثر

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حکایت نگاری

فارسی زبان کا ادبی سرمایہ، خصوصاً اس کا نثری سرمایہ اگر ایک طرف ایسی کتابوں سے مملو ہے جو تذکرے، تاریخ و جغرافیہ، عرفان و تصوف، مذہبیات و سیاسیات، انشا و ترسّل نیز مختلف موضوعات و مباحث اور علوم و فنون سے رشتہ رکھتی ہیں تو دوسری طرف اس میں ایسی کتابوں کی بھی کمی نہیں جو ملّی اور بہادری کی داستانیں بیان کرتی ہیں، عشق و رومان کے موضوع سے تعلق رکھتی ہیں اور طرح طرح کے قصے، کہانیوں سے آراستہ ہیں۔ بیشک دنیا کی دوسری زبانوں کی طرح فارسی میں بھی قصے، کہانیوں کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قصہ، مشرق سے مغرب کی طرف گیا ہے اور قصے کا فن مغرب سے مشرق کی طرف آیا ہے۔ اس فن کی آمد نے قصے کو داستان، ناول، افسانے اور ڈرامے کے خانوں میں بانٹ دیا۔ ورنہ بنیادی چیز وہی ہے جس کو "قصص و حکایات" کہتے ہیں۔

فارسی میں حکایات و قصص کا رواج پہلوی ادب کے عہد سے وابستہ ہے۔ کتنے قصے اور کہانیاں ہیں جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی ہوئی نئے زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوئی ہیں۔ حکایات و قصص کا سرمایہ مختلف صورتوں میں ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ منظوم اور منثور شاہنامہ کی روایت، مثنویات کے ذخائر اور پہلوی، عربی اور دیگر زبانوں سے مترجمہ ادب کا بڑا حصہ "حکایات و قصص" کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ حکایتیں اور قصے، ادبی و علمی کتابوں کے لیے مرصع زیورات کا درجہ رکھتے ہیں۔

ادبی کتابوں میں قصوں کو مختلف طریقوں سے بیان کرنے کا عام رواج رہا ہے۔ اس کے علاوہ تذکروں، حالاتِ صوفیا و شعرا، لطائف، امثال و حِکَم، سیاست و اخلاق اور دیگر علوم و فنون کی کتابوں میں حکایتوں اور قصوں کا بڑا سرمایہ موجود ہے۔

اصل صورت حال یہ ہے کہ مختلف نوعیت کی کتابوں میں گفتگو کی مختلف نوعیت ہوتی ہے اور اخلاق وحکمت، پند ونصائح، سماجیات وسیاسیات اوراز یں قبیل مختلف موضوعات زیر بحث ہوتے ہیں اوران کے بلند مرتبہ لکھنے والے، مختلف بیانات کی تصدیق و تائید کے لیے حقیقی یا مصنوعی حکایتیں پیش کرتے ہیں۔ اس طرح یہ حکایتیں گویا مصنف کے قول پر گواہی کا کام دیتی ہیں۔

فارسی میں داستان وقصص اور حکایات کے تعلق سے ''کلیلہ و دمنہ''، ''سند باد نامہ'' اور ''مرزبان نامہ'' جیسی کتابوں کے علاوہ ''قابوس نامہ''، ''سیاست نامہ''، امام غزالی کی کتاب ''نصیحۃ الملوک وتحفۃ الملوک''، سعدؔی کی ''گلستان''، علامہ دوّانی کی ''اخلاق جلالی''، واعظ حسین کاشفی کی ''لطائف الملوک''، عروضی سمرقندی کی ''چہار مقالہ'' اور عوفی کی ''جوامع الحکایات'' خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ مزید برآں ''کیمیائے سعادت''، جامؔی کی ''بہارستان''، اخلاقیات کی کتابیں ''اخلاق محسنی''، ''اخلاق ناصری''، ''انوار سہیلی'' بھی حکایات وقصص سے خالی نہیں۔ نخشی کی کتاب ''طوطی نامہ''، مجدالدین محمد حسینی کی ''زینت المجالس''، عبید زاکانی کی ''اخلاق الاشراف''، صفوی دَور کی تصنیف ''شمسہ وقہقہہ''، قاچاری دور کی کتاب ''مفرح القلوب'' بھی فارسی حکایات وقصص سے مزین ہیں۔

سعدؔی شیرازی

فارسی نظم ونثر کی تاریخ میں سعدؔی شیرازی کے نام اوران کے کارناموں سے پوری دنیا واقف ہے۔ تاتاری دور کے اس مشہور وممتاز شاعر اور نثر نگار کا پورا نام شیخ شرف الدین یا مصلح الدین اور والد کا نام سعد الدین عبداللہ تھا۔ شیراز کو ان کا وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سعدؔی شیرازی کے والد اتابک سعد بن زنگی کے ملازم تھے۔ اسی مناسبت انھوں نے اپنا تخلص سعدؔی رکھا تھا۔ سعدؔی کی ولادت ۵۸۰ھ / ۱۱۸۴ء اور وفات ۶۹۱ھ / ۱۲۹۱ء میں ہوئی۔ وہ شیراز کے مقام ''دلکشا'' کے نزدیک پہاڑ کے دامن میں دفن ہوئے جو ''سعدیہ'' سے مشہور ہے۔

سعدؔی بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ انھوں نے علوم متداولہ میں مہارت حاصل کی، پھر بغداد جا کر مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے۔ علامہ ابن جوزی کی شاگردی پائی اور ۶۲۳ھ / ۱۲۲۶ء میں سندِ تکمیل حاصل کی۔ حصولِ علم کے بعد وہ سیر وسیاحت کے لیے نکلے۔ ۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء تک عرب، شام، ایشیائے کوچک اور شمالی افریقہ کا سفر کیا اور کئی مرتبہ پا پیادہ حج کے فرائض بھی ادا کیے۔ سعدؔی نے بیت المقدس میں سقائی کا کام بھی کیا۔ وہ بزرگان دین سے نیاز حاصل کرنے کے لیے روم گئے۔ ایک مرتبہ طرابلس میں عیسائیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور انھیں خندق کھودنے کی سزا ملی۔ پھر ایک دوست نے معاوضہ دے کر چھڑایا اور اپنا داماد بنا لیا لیکن یہ شادی کامیاب نہ ہوسکی۔

سعدؔی شیرازی نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے بیعت حاصل کی۔ جب وہ یمن کے صدر مقام صَنعا میں تھے تو ایک اور عقد کیا، اس سے اولاد بھی ہوئی لیکن زندہ نہیں رہی۔

سعدؔی کا علمی سفر ۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء سے شروع ہوتا ہے۔ وہ ایک بلند پایہ شاعر اور فارسی غزل کے امام تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے ہر صنف میں شاعری کی ہے اور اسے امتیازات بخشا ہے۔ قصیدے کو فقط مداحی اور بے جا خوشامد پسندی سے نجات دلائی۔ غزل میں دلی واردات و جذبات بیان کیے۔ ان کی اصل شہرت ''گلستان'' اور ''بوستان'' سے ہے۔ گلستان ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء اور بوستان ۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء میں لکھی گئی۔

گلستانِ سعدؔی

''گلستان'' فارسی نثر کی شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ یہ ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء میں لکھی گئی اور فارس کے شہزادے سعد ابن ابوبکر بن زنگی کے نام سے معنون ہوئی۔ اس کتاب کے مقدمے میں سعدؔی نے سببِ تالیف پر روشنی ڈالی ہے اور کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ یہ ابواب بالترتیب بادشاہوں کی سیرت، درویشوں کے اخلاق، قناعت کی فضیلت، خاموشی کے فوائد، عشق و جوانی، ضعف و پیری، تربیت کی تاثیر اور آدابِ صحبت کے بیان میں ہیں۔ سعدؔی نے گلستان میں نصیحتوں اور حکمتوں کو بخوبی پیش کیا ہے اور جگہ جگہ اشعار و حکایات سے اس تصنیف کو آراستہ کر دیا ہے۔ اس لیے گلستان کو ''نثر آمیختہ بہ نظم'' کا بہترین نمونہ کہا جاتا ہے۔ سعدؔی نے بجا طور پر اس کتاب کو تکلمی زبان میں لکھنے کا دعویٰ کیا ہے اور واقعی بول چال کی زبان اور سہل ممتنع کی شان اس کتاب کے امتیازی اوصاف ہیں۔ نثر و نظم فارسی میں شیخ سعدؔی کی ذہانت و مہارت پوری طرح نمایاں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ماہر نفسیات تھے۔ اسی لیے انھوں نے تلخ اور سخت باتوں کو ظرافت کی چاشنی میں پیش کر کے اپنی کتابوں کو خصوصیت سے قابلِ مطالعہ بنا دیا ہے۔ سعدؔی کی کتاب ''گلستان'' بیشک نصائح و مواعظ کا مجموعہ ہونے کے باوجود ادبی چاشنی سے لبریز ہے۔

حکایاتِ گلستان

(۱)

یکی در صنعتِ کُشتی گرفتن سرآمده، وسی صد وشَصت فنِ فاخر بدانستی و بر روز به نوعی کُشتی گرفتی و گوشهٔ خاطرش به جمال یکی از شاگردان میلی داشت۔ سی صد و پنجاه ونُه فن اورا درآموخت، مگر یک فن که در تعلیمِ او دفع انداختی وتاخیر کردی۔ فی الجملہ پسر به قوت وصنعتِ کُشتی بسر آمد، چنان که کسی را درآن زمان با او مجالِ مقاومت نبود تا به حَدّی که پیشِ پادشاهانِ آن روزگار گفته بود که اُستاد را فضیلتی که بَرمن است، از روی بزرگی هاست و به حقِ تربیت، وگرنه به قوّت ازو کمتر نیستم و به صنعت با او برابرم۔ مَلِک را این سخن دشوار آمد، فرمود تا مصارعت کردند ومقامی منیع ترتیب دادند وارکانِ دولت واعیانِ حضرت وزورآورانِ اقالیم جمع آمدند ومصاف آراسته کردند۔ پسر چون پیلِ مست به صدمتی که اگر کوهِ آهنین بودی از جا بَرکندی۔ اُستاد دانست که پسر به قوت ازوی زیاداست بدان فنِ غریب که از او پنهان داشته بود باوی درآویخت۔ پسر دفع آن ندانست وبهم برآمد۔ استاد او را از زمین در ربود و بر بالای سر بُرد و بر زمین زَد۔ غریو از خَلق برآمد۔ مَلِک فرمود تا استاد را خَلعت دادند ونعمتِ فراوان بخشیدند و پسر را زَجر وملامَت کردند که با پرورندهٔ خویش بی وفائی کردی و دعوای مقاومت بسر نبردی۔ پسر گفت : ای مَلِک ! اُستاد را به زورآوری برمن دست نبود، بلکه مرا دقیقه ای از علمِ کُشتی مانده بود که از من دریغ می داشت وامروز بدان دقیقه برمن دست یافت۔ اُستاد

گفت: از بہرِ چنین روز نگاہ می داشتم کہ گفتہ اند دوست را چندان قوت مَدہ کہ اگر دشمنی خواہد، بتواند۔ بیت:

ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزَد   چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد

و دیگر نشنیدی کہ چہ گفت آن کہ از پروردۂ خویش جفا دید۔ قطعہ:

یا وفا خود نبود در عالم   یا کسی اندرین زمانہ نکرد
کس نیاموخت علمِ تیر از من   کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

الفاظ ومعانی:

صنعت - ہنر، کاریگری (مراد: داؤ)
کُشتی گرفتن - کُشتی لڑنا
سرآمدہ - ممتاز، نمایاں
فن فاخرہ - عمدہ فن (مراد: بہترین داؤ)
گوشۂ خاطر - ذہنی یا دلی جھکاؤ، گوشۂ دل
جمال - حسن وخوبی
میل - جھکاؤ، رغبت، توجہ (جمع: میلان)
دفع انداختن - رُکاوٹ ڈالنا، ٹال مٹول کرنا
تاخیر کردن - دیر کرنا، ٹال مٹول کرنا
فی الجملہ - بہرحال، بہرکیف، قصہ مختصر، کسی قدر
مجال - قدرت، طاقت، ہمت، حوصلہ، گنجائش
مقاومت - مقابلہ، برابری کرنا
تا بحدّی کہ - اس حد تک کہ، اتنا کہ، یہاں تک کہ، حتّٰی کہ
سخن دشوار آمدن - بات دوبھر لگنا، بے تکی بات معلوم ہونا

مصارعت - کُشتی لڑنا

مصارعت کردن- اکھاڑہ تیار کرنا

منیع - مضبوط، استوار

دولت - حکومت (جمع: دول)

ارکانِ دولت - حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار، امیر اور درباری لوگ

اعیان - امرا (واحد: عین)

حضرت - یہاں بادشاہ مراد ہے

اعیانِ حضرت - وزیر وامیر اور ارکانِ سلطنت، اہل دربار، درباری عہدیدار

زورآور - پہلوان

صدمست - ٹکراؤ، زور (مراد: ٹکرانے والے انداز میں، مستی سے جھومتے ہوئے)

کوہِ آہنین - لوہے کا پہاڑ

از جا بر کندن - اکھاڑ پھینکنا، جڑ سے اکھاڑ دینا

فن غریب - عجیب وغریب داؤ، فن، ہنر

غریب - انوکھا، اجنبی، مسافر

درآویختن - لٹکنا، ٹیک جانا، جھول جانا (مراد ہے، مقابلہ کے لیے پل پڑنا)

دفع - توڑ، رکاوٹ، دور کرنا

بہم برآمدن - غصہ ہونا، جھنجھلانا

اززمین در ربودن- اُچک لینا، زمین پر پٹخنے کے لیے ہاتھوں پر اٹھالینا

برزمین زدن - زمین پر پٹخ دینا، زمین پر دے مارنا

غریو - فریاد، غوغا، شوروغل

خلعت - شاہی لباس، انعامی لباس

نعمت دادن - انعام دینا

زجر - ڈانٹ ڈپٹ، سرزنش

پَرْوَرَنْدہ - محسن، مربی (پروردن کا اسم فاعل قیاسی) پرورش کرنے والا، پالنے والا

بسر بردن - پورا کرنا

دعویٰ بسر بردن - دعویٰ ثابت کرنا

دقیقہ - باریکی، نکتہ، خاص بات (مراد خاص داؤ) جمع دقائق

ماندہ بودن - باقی رہ جانا

دریغ داشتن - تامّل کرنا، دریغ کرنا، ہچکچانا، ٹال مٹول کرنا، افسوس کرنا

از بہر چنین روز - ایسے ہی دن کے لیے، ایسے ہی وقت یا موقع کے لیے

نگاہ داشتن - بچائے رکھنا، حفاظت کرنا

کہتر - بہت چھوٹا (کِہ + تر) حقیر، معمولی

مہتر - بزرگ، سردار، بڑا (مِہ + تر)

ستیزیدن - لڑنا

جفا دیدن - ظلم دیکھنا، ظلم اور بے وفائی سہنا

عاقبت - آخرکار، انجام کار، آخرت

نشانہ کردن - نشانہ بنانا (مترادف: ہدف زدن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ فارسی میں قصے کہانیاں لکھنے کا ایک انداز وہ ہے جسے "طرزِ درام" کہتے ہیں یعنی قصے کو فعل حال سے بیان کرنا۔ یہ جدید طرز ہے جس کا استعمال ڈراموں اور بعض افسانوں، ناولوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جب کہ دوسرا انداز وہ ہے جسے "طرزِ حکایات" کہا جاتا ہے یعنی قصے کو فعل ماضی سے بیان کرنا، یہ قدیم طرز ہے اور حکایات و قصص میں یہی طرز عام ہے۔ سعدی نے بھی اسے ہی اپنایا ہے۔

☆ حکایتیں چاہے مختصر ہوں یا قدرے طویل وہ نتیجہ خیز ضرور ہوتی ہیں۔ مصنف کا بیان ایک دعویٰ ہوتا ہے اور حکایتیں اس کے لیے ثبوت کا کام دیتی ہیں اور مطالب کو سمجھنا آسان بنا دیتی ہیں۔

حکایاتِ گلستان میں یہ وصف بہت روشن ہے۔

☆ حکایتوں کی مختلف نوعیت ہوتی ہے جیسے تاریخی حکایتیں، حدیثی واقعات، قصص قرآن۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ حکایتیں حقیقی اور تاریخی ہوں۔ وہ بے بنیاد، مصنوعی اور محض مطالب کی وضاحت کے لیے بھی ہو سکتی ہیں۔

☆ ''گلستان'' کی حکایتیں ایک عظیم سیاح کے مشاہدے، تجربے اور سفری یادداشت کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کتاب میں تاریخی نوعیت کی حکایتیں نسبتاً کم ہیں۔

☆ ''گلستان'' کی حکایتیں سعدیؔ کی تکلّمی زبان کی وجہ سے خاص ادبی مرتبہ پاتی ہیں اور حکایات میں اشعار کا استعمال ان کا حسن بڑھا دیتا ہے۔ اکثر حکایتیں ''نثر آمیختہ بہ نظم'' ہیں۔

☆ سعدیؔ کی اس حکایت میں ایک ''بیت'' ہے اور ایک ''قطعہ''۔ بیت اصل میں شعر کا ہم معنی لفظ یا اس کا دوسرا نام ہے۔ اس کی تعمیر دو مصرعوں سے ہوتی ہے اور دونوں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ فارسی میں ''بیت'' مثنوی کے شعر ہی کو کہا جاتا تھا، مگر اب یہ قید نہیں۔ ''قطعہ'' میں چند ہی اشعار ہوتے ہیں لیکن اشعار کی کوئی متعین تعداد نہیں ہوتی۔ قطعہ میں عموماً مطلع نہیں ہوتا اور پند و نصیحت کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ ''گلستان'' کی یہ کہانی بتاتی ہے کہ غرور کا انجام بُرا ہوتا ہے، اس سے دربار اور بازار ہر جگہ ذلّت ملتی ہے۔ کسی آدمی پر اعتماد کی بہر حال حد ہونی چاہیے۔ زمانے کے تجربے یاد رکھنا ضروری ہے، صرف جسمانی قوت پر گھمنڈ فضول ہے۔ عقل و ہنر کی طاقت، ظاہری طاقت سے بڑھ کر ہے۔ آدمی کو آنے والے دن کی بھی فکر رکھنی چاہیے۔ جو بڑوں سے اُلجھتا ہے وہ اس طرح گرتا ہے کہ کبھی اُٹھ نہیں پاتا۔

معروضی سوالات:

۱- سعدیؔ کا پورا نام بتائیے۔

۲- سعدیؔ کی پیدائش کہاں ہوئی ؟

۳- سعدیؔ شیرازی کا سالِ ولادت اور سالِ وفات لکھیے۔

۴- سعدیؔ شیرازی جس مقام پر مدفون ہوئے، وہ کس نام سے مشہور ہے؟

۵- مدرسہ نظامیہ، بغداد میں سعدی کے مشہور استاد کون تھے؟

۶- سعدیؔ کے مرشد کا نام کیا ہے؟

۷- سعدیؔ کی کتنی شادیاں ہوئیں؟

۸- 'گلستان' میں کتنے ابواب ہیں؟

۹- گلستان کا سالِ تصنیف بتائیے۔

۱۰- کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' کے صحیح جوڑے لگائیے:

الف		ب	
(i)	سعدیؔ کا سالِ وفات	(i)	علامہ ابن جوزی
(ii)	سعدیؔ کے استاد کا نام	(ii)	۱۲۵۸ء
(iii)	''بوستان'' کا سالِ تصنیف	(iii)	۱۲۹۱ء
(iv)	سعدیؔ کے مرشد کا نام	(iv)	۱۲۵۷ء
(v)	گلستان کا سالِ تصنیف	(v)	شیخ شہاب الدین سہروردی

۱۱- ''سی صد و پنجاہ و نُہ'' سے پہلے اور بعد کا عدد اسی طرح فارسی الفاظ میں لکھیے۔

۱۲- صحیح جوڑے ملائیے:

(i)	نصیحۃ الملوک	(i)	جامی
(ii)	اخلاق الاشراف	(ii)	دوانی
(iii)	چہار مقالہ	(iii)	مجد الدین

(iv)	بہارستان	(iv)	امام غزالی
(v)	زینت المجالس	(v)	عبید زاکانی
(vi)	اخلاق جلالی	(vi)	عروضی سمرقندی

تفصیلی سوالات:

۱- داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیے۔

۲- گلستان کی اس کہانی سے کیا کیا باتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے؟

۳- فارسی میں حکایات نویسی کے عنوان پر اپنی زبان میں ایک نوٹ لکھیں۔

۴- اس حکایت میں ''قطعہ'' کے ذریعہ سعدی نے جو کچھ کہا ہے اس کی وضاحت کریں۔

۵- اس حکایت میں شامل ''قطعہ'' کی نثر بنائیے۔

عملی کام:

۱- ''گلستان'' کی اس حکایت کے لیے کوئی خوبصورت عنوان چنیے۔

۲- اس حکایت کا اردو میں ترجمہ کر کے اپنے استاد کو دکھایئے۔

(۲)

بازرگانی را دیدم، صد و پنجاه شتر بار داشت، و چهل بنده و خدمت گار۔ شبی در جزیرهٔ کیش مرا به حجرهٔ خویش خوانده و همه شب از سخنانِ پریشان گفتن نیارامید، که فلان انبارم به ترکستان است و فلان بضاعت به هندستان، و این قبالهٔ فلان زمین است و فلان چیز را فلان کس ضمین۔ گاه گفتی که خاطرِ اسکندریه دارم که هوای خوش است و باز گفتی نه، که دریای مغرب مشوّش است۔ سعدیا سفرِ دیگرم در پیش است، اگر آن کرده شود بقیه عمر در گوشه ای نشینم و عزلت گزینم۔ گفتم آن کدام است۔ گفت گوگرد پارسی به چین خواهم بُردن که شنیده ام قیمتی عظیم دارد و از آن جا کاسهٔ چینی به رُوم و دیبای رومی به هند و پولادِ هندی به حلب و آبگینهٔ حلبی به یمن و بردِ یمانی به فارس۔ پس از آن ترکِ سفر کنم و به دکّانی بنشینم۔ انصاف که ازین مالیخولیا چندان فرو خواند که مرا بیش طاقت شنیدن نماند و او نیز از گفتن باز ماند۔ پس گفت، ای سعدی! تو هم سخنی بگوی از آنچه دیده ای و شنیده ای۔ گفتم:

رباعی

آن شنیدستی که در صحرای غور — بار سالاری بیفتاد از ستور

گفت چشمِ تنگِ دنیادار را — یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

الفاظ و معانی

بازرگان - بیوپاری، تاجر، سوداگر (بازار+ گان کا مخفف، جمع بازرگانان)

جزیرہ - ٹاپو (خشکی کا وہ حصہ جس کے چاروں طرف پانی ہو۔ جمع: جزائر)

جزیرۂ کیش - ایران کا ایک مشہور مقام

سخنانِ پریشان - اِدھر اُدھر کی باتیں، بہکی بہکی باتیں، فضول اور بے سروپا باتیں (پریشان: بکھرا ہوا)

آرامیدن - چین لینا (یہاں مراد ہے: چُپ رہنا)

انبار - ڈھیر، ذخیرہ، تودہ (مراد سامان تجارت کا ذخیرہ یا تجارتی گودام)

ترکستان - افغانستان کے شمال میں ایشیا کا مشہور ملک، اسی کو توران یا تاتار بھی کہتے ہیں۔ قدیم جغرافیہ میں کرۂ ارض، سات فرضی خطوں سے سات حصوں میں بانٹا گیا تھا اس کا ہر حصہ "اقلیم" یا "کشور" کہلاتا تھا۔ چنانچہ "ترکستان"، "ہفت اقلیم" کے دوسرے اور چوتھے اقلیم کا مشترکہ نام ہے۔ بعضوں نے اسے صرف "اقلیم دوم" کہا ہے۔

بضاعت - سامان، پونجی (مراد ہے مالِ تجارت)

ہندستان - "ہفت اقلیم" کا تیسرا حصہ یعنی اقلیم سوم

قبالہ - مکان یا جاگیر کی سند، زمین کا وہ کاغذ جس سے ملکیت ثابت ہو (مراد ہے تجارتی کوٹھی اور اس کا بیع نامہ)

ضمین - ضمانت دار، ذمہ دار

خاطر - ارادہ، خیال، دل، یاد

اسکندریہ - مصر کی مشہور بندرگاہ اور شہر کا نام جسے سکندر اعظم نے بسایا تھا۔

خاطر داشتن - ارادہ رکھنا، خیال رکھنا

دریای مغرب - بر اعظم کی وہ کھاڑی جو ملک مغرب کے اطراف سے آ کر مصر میں مل گئی ہے۔

مُشوّش - پریشان کن، تشویش ناک، خطرناک

عزلت گزیدن - تنہائی یا گوشہ نشینی اختیار کرنا، دنیا سے یکسو ہو کر عبادت میں لگ جانا

کدام - کون؟ کون سا؟

گوگرد - گندھک

خواہم بردن - لے جانا چاہتا ہوں (یا فعل مستقبل کی قدیم شکل ہے بمعنی: ''خواہم برد'' لے جاؤں گا)
قیمتی عظیم - بڑی قیمت، بڑا بازار بھاؤ، اونچا تجارتی نرخ
کاسہ - پیالہ
روم - اٹلی کا دارالحکومت (''ہفت اقلیم'' کا ساتواں حصہ، اقلیم ہفتم)
دیبا - نقشین اور باریک و نفیس ریشمی کپڑا
پولاد/ فولاد - لوہا، عمدہ لوہا، تلوار بنانے کا خاص جوہر دار لوہا (مترادف: آہن: لوہا)
حلب - ملک شام میں ایک شہر کا نام (ہفت اقلیم کی تقسیم کے مطابق ''اقلیم ہفتم'' کا ایک شہر)
آبگینہ - شیشہ، آئینہ، بلور، کانچ
یَمن - ایک ملک کا نام جو عرب میں جنوب مکہ کی طرف یعنی کعبہ کے دستِ راست پر واقع ہے۔ اسی مناسبت سے عربی میں دائیں طرف کو ''یمین'' کہتے ہیں۔ جانب جنوب واقع ہونا اس شہر کی ایک وجہ تسمیہ ہے۔
بُرد یمانی - یمن کی بنی ہوئی چادر، جس پر دھاریاں، خصوصاً سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔
فارس - ایران کا دوسرا نام (ہفت اقلیم کے حساب سے ''اقلیم پنجم'')
مالیخولیا - ایک قسم کا جنون، خللِ دماغ، اسی کو ''ماخولیا'' بھی کہتے ہیں۔ (مراد ہے بکواس)
مالیخولیا فروخواندن- گھٹیا قسم کی بکواس کرتے چلے جانا، فضول باتیں سنانا
فرو - گھٹیا، پست، کم (ضد: فرا)
مرا طاقت شنیدن نماند- میں سنتے سنتے اُکتا گیا، تھک گیا
باز ماندن - تھک جانا (مترادف: عاجز ماندن)
غور - قندھار کے نزدیک واقع ایک شہر
ستور - چوپایہ (مراد ہے گھوڑا یا خچر یا سواری کا کوئی جانور جیسے اونٹ)

غور کرنے کی باتیں:

☆ سبک عراقی کے زیر اثر جہاں رنگین اور پُرتکلف فارسی نثر لکھی گئی وہیں سادہ اور سلیس نثر بھی کسی قدر رائج رہی۔ سعدی کی حکایاتِ گلستاں اس سادہ نثر نگاری کا شاہکار نمونہ ہے۔ سجاعت یعنی نثر

میں قافیہ بندی کا استعمال، اختصار و ایجاز، حسنِ اصوات، دشوار لغات سے پرہیز اور قرینے کی بنیاد پر افعال کو حذف کر دینا، سبکِ سعدی کی چند خوبیاں ہیں جو ان کی حکایتوں میں روشن ہیں۔

☆ سعدی کی اس حکایت سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ ہم کسی آدمی کی باتوں سے اس کی ذہنیت پر غور کرنے کی عادت بنائیں اور دیکھیں کہ لالچی آدمی کیسی نفسیاتی اُلجھن میں رہتا ہے۔ کہانی کا تاجر دراصل اندر سے کش مکش میں مبتلا ہے۔ وہ زندگی کا رُخ بدلنا چاہتا ہے مگر اس کی تجارتی سمجھ سے زیادہ اس کے لالچ نے اسے ذہنی پریشانی میں ڈال رکھا ہے۔

☆ منگولوں کے حملے کے وقت، مشرق وسطیٰ کی صنعت وحرفت عروج پر تھی۔ اس حکایت سے اس دور کے جغرافیائی، تجارتی درآمد و برآمد اور اقتصادی حالات کا علم ہوتا ہے۔ تجارتی منڈیوں کا حال بتانے والی ایسی حکایتیں کم ملتی ہیں۔

معروضی سوالات:

۱- تاجر ہندستان کا لوہا کہاں لے جانا چاہتا تھا؟
۲- تاجر ہندستان کی تجارتی منڈی میں کیا لانا چاہتا تھا؟
۳- تاجر اپنے ملک میں کیا چیز درآمد کرنا چاہتا تھا؟
۴- تاجر اپنے ملک سے کون سی چیز کہاں برآمد کرنا چاہتا تھا؟
۵- چین میں کس چیز کا تجارتی نرخ بہت بھاری تھا؟
۶- تجارتی سفر سے فراغت کے بعد بیوپاری کیا کرنا چاہتا تھا؟

تفصیلی سوالات:

۱- اس حکایت کے حوالے سے مختلف چیزوں کی تجارتی منڈیوں کی نشاندہی کیجیے؟
۲- داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیے اور بتائیے کہ سعدی نے تاجر کی باتوں سے کیا نتیجہ نکالا؟

۳- سعدی کی نثر کے امتیازات پر مختصر نوٹ لکھیے۔
۴- داخلِ نصاب حکایت میں شامل ''رباعی'' کی نثر بنایئے۔

عملی کام:

۱- اس حکایت میں آنے والے مقامات کے ناموں کی فہرست بنایئے اور ان کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔
۲- ایک خاکہ بنایئے، جس میں ملکوں کے نام، ان کی مصنوعات یا معدنیات اور ان چیزوں کی تجارتی منڈیوں کی تفصیل لکھیے۔

سدید الدین محمد عوفی

عہد ہندویہ کے تعلق سے دَورِ ممالیک کے نہایت ہی اہم اور ممتاز و معروف نثر نگاروں میں سدید الدین محمد عوفی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ مشہور صحابی حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کی اولاد میں سے تھے، اسی لیے انھیں عوفی کہا جاتا ہے۔ بعض تذکروں میں عوفی کا پورا نام ''نور الدین محمد بن عوفی'' مذکور ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ نور الدین ان کا نام نہیں بلکہ لقب تھا۔ عوفی کے والد کا نام محمد تھا۔ ان کے آبا و اجداد سلاطین ماوراء النہر کے قلمرو میں اعلیٰ مناصب پر فائز تھے۔ بخارا کو عوفی کا وطن ہونے کی سعادت حاصل ہے۔

عوفی کی ولادت کب ہوئی اور انھوں نے کب وفات پائی؟ اس سوال سے بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد معین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عوفی نے زندگی کی ۶۰ بہاریں دیکھیں۔ حیاتِ عوفی کا پہلا دور ۵۷۲ھ /۱۱۷۶ء سے ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء تک ہے جو ماورائے نہر اور بیشتر بخارا میں گزرا، دوسرا دور ۵۹۷ھ /۱۲۰۰ء سے ۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء تک ہے، جس میں وہ پہلی بار سمرقند میں اور آخری بار ناصر الدین قباچہ کے دربار میں دکھائی دیتے ہیں۔ جب کہ حیات عوفی کا تیسرا دور، ان کا دورِ تصنیف ہے جو ۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء سے ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء تک کا احاطہ کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عوفی کا سال ولادت و وفات کہیں مذکور نہیں لہٰذا یہ گفتگو تاریخی قیاسات پر ہی مبنی ہے۔ عوفی کی ابتدائی تعلیم ان کے وطن ہی میں ہوئی، بعد ازیں انھوں نے ماورائے نہر، خراسان وسیستان اور ہندستان کے بعض شہروں کا سفر کیا اور مختلف شخصیتوں سے ملاقات کی۔

حملۂ تاتار میں جان بچا کر وہ ہندستان چلے آئے۔ جیسا کہ تذکرے بتاتے ہیں وہ ۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء سے پہلے اُچ میں ناصر الدین قباچہ کے دربار سے وابستہ ہو چکے تھے۔ ۶۲۵ھ / ۱۲۲۷ء میں قباچہ کی ہزیمت و خودکشی کے بعد وہ التمش کے دربار میں دہلی چلے آئے، لیکن پھر ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء کے بعد ان کا کچھ پتا نہیں چلتا کہ کہاں گئے؟ عوفی کی علمی یادگاروں میں تذکرہ ''لباب الالباب'' اور ''جوامع الحکایات'' بہت ہی مشہور و معروف ہیں۔ لباب الالباب، جسے عوفی نے اُچ میں

۶۱۸ھ / ۱۲۲۱ء میں مکمل کیا، فارسی شعرا کا اوّلین دستیاب تذکرہ ہے۔ عوفی کی کتاب ''جوامع الحکایات ولوامع الروایات'' کا سال تکمیل ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء ہے اور اس کا مرتبہ یہ ہے کہ فارسی نثر میں حکایات کی اس سے زیادہ جامع کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔

جوامع الحکایاتِ عوفی

عوفی کی کتاب جوامع الحکایات کے چار حصے ہیں۔ ہر حصے میں ۲۵ باب اور ہر باب میں متعدد حکایتیں ہیں۔ اس کتاب کا پہلا حصہ خالق کائنات کی معرفت، انبیائے کرام کے معجزات، اولیائے عظام کی کرامات اور خلفا و سلاطین کی تاریخ و کارہائے نمایاں پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ پسندیدہ اخلاق اور تیسرا حصہ خدمت، اخلاق و عاداتِ ذمائم کے بیان میں ہے اور چوتھے حصے میں لوگوں کے احوال، ملکوں کے عجائبات اور حیوانوں کی فطرت بیان کی گئی ہے۔ عوفی کی یہ کتاب صرف تاریخی لحاظ سے ہی اہم نہیں بلکہ اس اعتبار سے بھی بہت اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں صاحب کتاب نے اپنے تجربات و مشاہدات کو یکجا کر دیا ہے اور تاریخ کی مستند کتابوں سے ایسی حکایات کا انتخاب کیا ہے جن کے مطالعہ سے متعلقہ دَور کی تہذیب و معاشرت اور اخلاق و سیاست کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء میں مکمل ہوئی۔

اس کتاب میں جو حکایتیں آئی ہیں وہ اپنے اپنے باب کے موضوع سے پوری طرح وابستہ ہیں۔ ان کے مطالعے سے عقل کھلتی ہے، خیالات بگڑنے سے محفوظ رہتے ہیں اور عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اسلوب کی سلاست و سادگی بھی کتاب کی اہمیت کو دوبالا کر دیتی ہے۔ اگرچہ عوفی کی نثر عربی تراکیب اور عربی میں جملوں کی ساخت کے اثر سے بے نیاز نہیں تاہم وہ اپنی روانی و دلکشی کو پوری طرح برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اگر یہ کہا گیا ہے تو غلط نہیں کہ عوفی کی دونوں کتابیں یعنی لباب الالباب اور جوامع الحکایات دراصل دو روشن ستارے ہیں جو ادبیات فارسی میں مشرق سے طلوع ہوئے، جن سے ہر زمانے میں کسبِ نور کیا گیا اور آئندہ بھی جب تک فارسی زبان زندہ ہے، یہ ستارے چمکتے رہیں گے اور ادبیات و تاریخ کے علما ان سے فیض پاتے رہیں گے۔

انتخاب از جوامع الحکایاتِ عوفی

(۱)

درعہد امیر المومنین عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ عباس رضی اللہ عنہم کہ اوّل خلیفہ بود، از خلفای بنی عباس، زندیقی بیامد وگفت: ''عالم را دو خدای است کہ ہر چہ خیر ولذت وشادی وفرح است، یکی در وجود می آرد و ہر چہ شر و نامرادی و زشتی است، دیگری ایجاد کند'' وشبہت وی آن بود کہ ''در عالم خیر ہست وشر ہست وصلاح ہست وفساد ہست۔ پس اگر در عالم یک خدای بود، آن خدای ہم خیر بود، وہم شر، وہم نیکو کار، وہم بدکردار، وآن از حکمت نبود کہ از نیکوکاری بدکرداری آید۔ پس باید کہ دو بود تا یکی ہمہ خیر آفریند و یکی ہمہ شر''۔ وخلقی بدین شبہت در وحدانیت بہ شک می شدند۔ تا خبر آن زندیق، بہ امیر المومنین رسید۔ علما را بخواند وآن زندیق را حاضر کرد، وائمہ را گفت: ''این مرد چنین می گوید، با او چہ باید کرد؟'' ایشان گفتند: ''او را باید کُشت'' امیر المومنین، مردی کامل عقل بود، گفت ''مردی شبہتی درمیان انداخت وآن شبہتی بہ ہمۂ مسامع برسید۔ اگر او را بکُشم بی حجتی، خَلایق متردّد شوند، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیزدہ سال در مکہ حجت گفت، ہنوز شما با وی یک حجت نا گفتہ، مرا می گویید کہ او را سیاست کُن۔ این معنی از جادۂ مصلحت دور باشد''۔ پس امیر المومنین آن زندیق را گفت: ''تو می گویی کہ خالق دو است۔ یکی خالقِ خیر و یکی خالقِ شر، آنک خالق خیر است تواند کہ آن شریر را از بدکرداری وآفریدن باز دارد یا نی؟ اگر نتواند عاجز بود، واگر می

تواند که او را از شر باز دارد، باز داشت یا نی؟ اگر گویی باز داشت، پس آن دیگر عاجز بود، و عاجز خدای نبود و اگر گویی باز نداشت باوجود قدرت بر منع، پس آن خالق خیر بدان شر و بدی راضی باشد، و رضا دادن به بَدی، بَدی بود، چنانکه رضا دادن به کفر، کفر بود۔ پس یک خدای ہم خیر، ہم شریر نبود۔ پس معلوم شد که الٰہ یکی باید"۔ زندیق چون حجت بشنید، برخاست و کلمۂ شہادت بگفت و بہ برکتِ اعتقاد آن خلیفہ، خَلق از آن ضلالت خلاص یافتند۔ (تلخیص شده)

الفاظ ومعانی

رضی اللہ عنہم	-	اللہ ان سبھوں سے راضی ہو
زندیق	-	بے دین، ملحد، مجوسیوں کا گروہ جو دو خدا مانتے ہیں، ثنویت پرست (جمع: زنادقہ)
خیر	-	بھلائی، نیکی (ضد: شر)
شادی	-	خوشی (مترادف: شادمانی، مسرت، ضد: غم)
فرح	-	مسرت، سرور، فرحت
در وجود آوردن	-	پیدا کرنا (مترادف: آفریدن)
زشتی	-	برائی، بدصورتی، بھدّا پن (ضد: قشنگی)
شبہت	-	شک، احتمال، دھوکا (مراد ہے: غلط فہمی، خام خیالی) جمع: شبہات
صلاح	-	سدھار، نیکی، بھلائی، اصلاح (جمع: اصلاحات)
فساد	-	بگاڑ، بدعنوانی (جمع: فسادات)
حکمت	-	عقل، دانش، دانائی، عقل مندی (جمع: حِکَم)
باید	-	ضروری ہے، لازم ہے، چاہیے
ہمہ خیر	-	بھلائی ہی بھلائی
ہمہ شر	-	برائی ہی برائی
وحدانیت	-	خدا کی یکتائی، خدا کے ایک ہونے کا عقیدہ، عقیدۂ توحید

بہ شک شدن	–	مشکوک ہو جانا، شک میں پڑ جانا، شک میں مبتلا ہو جانا
خبر رسیدن	–	خبر ملنا، معلوم ہونا
خواندن	–	بلانا، طلب کرنا، پکارنا، پڑھنا
حاضر کردن	–	سامنے لانا، پیش کرنا
ائمہ	–	اماموں (واحد: امام)
شبہتی انداختن	–	شبہ ڈالنا، شک پیدا کرنا
درمیان انداختن	–	سامنے لانا، ایجاد کرنا
مسامع	–	کانوں (واحد: مسمع)
بہ ہمہ مسامع رسید	–	سبھوں کے کانوں تک پہنچا، سبھوں نے سنا
حجت	–	دلیل، منطق
کشتن	–	قتل کرنا
متردد شدن	–	شک میں پڑ جانا (تردد: شک، جمع ترددات)
حجت گفتن	–	دلیل پیش کرنا، استدلال لانا
سیاست کردن	–	سزا دینا، تعزیر کرنا، سیاست کا استعمال کرنا، سیاست: سزا
مصلحت	–	نیک صلاح، بہتری، مشورہ
آنک	–	"آن کہ" کا مخفف
باز داشتن	–	روکنا (مترادف فارسی جدید: جلوگیری کردن)
رضا دادن	–	راضی ہونا، (مترادف فارسی جدید: رضایت دادن)
یکی باید	–	ایک ہی ہونا ضروری ہے
برخاستن	–	کھڑے ہونا
ضلالت	–	گمراہی
خلاص یافتن	–	نجات پانا (مترادف: رُستگاری یافتن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ حکایتیں مختلف نوعیت رکھتی ہیں اور ان کے مطالعہ سے طرح طرح کے فائدے ہوتے ہیں۔ یہ ہماری معلومات ہی نہیں، ہماری سمجھ بھی بڑھاتی ہیں اور ہمیں فکر کی غلطیوں سے بچانے کا کام بھی انجام دیتی ہیں۔ عوفی کی یہ حکایت اسی نوعیت کی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ علمی و منطقی دلائل کا جواب اسی انداز سے دینا کس قدر مفید اور با اثر ہوتا ہے اور عجلت اور جذبات سے کام لینے یا طاقت کے استعمال کا مشورہ، فوراً قبول کرنے کے بجائے، علمی اختلافات پر اسی انداز سے سمجھانے کے کیا فائدے ہیں۔ دلیلوں سے قائل کرنا ایک ہنر ہے اور یہ حکایت اس ہنر کی کامیابی دکھاتی ہے۔

☆ اس حکایت کے اسلوب میں سادگی اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ پختگی، فصاحت اور لطافتِ بیان بھی ہے۔ کہیں کہیں فعل جملے کے درمیان آیا ہے مگر عبارت کا حسن اپنی جگہ ہے۔ یہاں مکالمے اور جواباً منطقی دلیل کی پیش کش کا نمونہ بھی ملتا ہے۔

معروضی سوالات:

۱- عوفی کے والد کا نام کیا تھا؟

۲- عوفی کس صحابیِ رسول کی اولاد میں سے تھے؟

۳- عوفی کا شمار کس عہد کے نثر نگاروں میں ہوتا ہے؟

۴- عوفی کے تذکرے کا نام کیا ہے؟

۵- عوفی ناصر الدین قباچہ کے دربار سے کب وابستہ ہوئے؟

۶- جوامع الحکایات کا پورا نام بتائیے؟

۷- دہلی میں عوفی کا تعلق کس بادشاہ کے دربار سے تھا؟

۸۔ عوفی کی جوامعُ الحکایات کتنے حصوں پر مشتمل ہے؟
۹۔ جوامع الحکایات کے پہلے حصے کا عنوان کیا ہے؟
۱۰۔ اُچ سے ناصر الدین کا کیا رشتہ رہا ہے؟
۱۱۔ زندیق کو کس نے سمجھایا؟
۱۲۔ رسول پاک نے مکہ میں کتنے سال تبلیغ فرمائی؟

تفصیلی سوالات:

۱۔ جوامع الحکایات پر جامع نوٹ لکھیے۔
۲۔ عوفی کے حالات زندگی اور کارنامے پر روشنی ڈالیے۔
۳۔ خلیفہ نے خدا کے ایک ہونے کی جوابی دلیل میں کیا کہا، وضاحت کریں۔
۴۔ داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیں۔

عملی کام:

۱۔ اس حکایت سے متضاد الفاظ جمع کریں اور ان کے معنی لکھیں۔
۲۔ اس حکایت سے ایسے جملے تلاش کریں جن میں فعل درمیان میں ہے اور ان کی ترتیب بدلیں۔

(۲)

وقتی پادشاہی بود دَر مصر۔ وی را بخت آزما خواندندی و او دمِ جبّاری و خدا آزاری زدی۔ وقتی جماعتی از بازرگانان، پیش او تظلّم کردند کہ ما از روم، عزیمتِ مصر داشتیم، در حدِ مملکتِ تو، در فلان بیابان، جماعتی دُزدان، راہِ ما را قطع کردند و مال تمام ببردند۔ شاہ ازین سخن متاثر شد۔ از خواص پُرسید کہ: ''آن کاروان کہ زدہ باشد؟'' گفتند: ''در فلان بیابان کہ از حضرت تا بدان جا، پنجاہ فرسنگ باشد، حصاری است محکم، و در آن جا، چہل مَرد اند کہ در شجاعت بی بَدَل و در شَہامَت بی مثل اند، و مقدم و پیشوای ایشان مردی است سالوج نام، ...مدّتی است تا ایشان در آن حصار اند، و خَلق را می آزارند، و راہ می زنند، و بہ سببِ محکمی حصار، ہیچ کس قصد ایشان نمی تواند کرد''۔ شاہ بخت آزمای وزیر را فرمود کہ: ''لشکری بَبَرد، شرِّ ایشان دفع کن''۔ وزیر گفت: ''فرمان بردارم، اگر خدای تعالیٰ بہ مدد و نصرت کرامت کند، و عون و عصمت او یاری دہد''۔ بخت آزمای ازاین سخن در خشم شد و گفت: ''این چہ سخن است! اگر خدای نخواہد، من خواہم، و زدن مشتی دزدِ بی اصل را چہ محل باشد کہ اِتمام آن مہم را بہ نصرتِ خدای تعالیٰ حوالہ کُنی؟'' وزیر گفت ''ای پادشاہ! در عالم ہیچ سرِ موی و پای موری بی اَمر و ارادتِ آفریدگار، حرکت نتواند کرد۔ ہمہ خلایق اسیرِ تقدیرِ وی اند۔ نصرت بہ حشمتِ حشم و کثرتِ لشکر نیست بلکہ بہ عون و عصمت و تقریر و ارادتِ آفریدگار است۔ بخت آزمای، بانگ بروی زد و بفرمود تا او را بند کردند، و گفت ''من بَرَوم و ایشان را سیاست کنم، و اگر خدای تعالیٰ مرا نصرت ندہد، روا باشد''۔ چون با لشکرِ جرّار، بہ درِ حصارِ سالوج رسید، سالوج یاران را گفت: ''ای برادران! ما مفری نداریم،

اگر دراین جا دست و پای نژنیم وجدّ و جهد فروگزاریم، چون زنان کُشته شویم۔ صلاح درآن باشد که اعتماد برعصمت وحفظِ حق تعالیٰ کنیم، وسلاح بَستہ بُرون رویم و برایشان زنیم۔ اگرکار برآید، ازفضلِ خدا بدیع نبود واگر کُشته شویم بہ تقصیر منسوب نباشیم"۔ پس برین جُملہ بُرون آمدند، ناگاہ حملہ کردند وآن لشکر را بہ تمامت بَرہم زدند، وآن خَشَم از پیشِ ایشان روی بہ ہزیمت نہاد۔ بخت آزمای بانگ برلشکر زد کہ "شرم ندارید کہ از پیشِ مشتی دُزد بہ ہزیمت می رَوِید!" کس بہ سخنِ او التفات نکرد و مر بخت آزمای را یقین شد کہ خذلان او را دریافت وشومی اعتقادِ بد دروی پیوست۔ درحال او نیز منہزم شد، وازلشکر جدا افتاد، وروی در بیابان نہاد تا بہ دامنِ کوہی رسید۔ صومعہ ای دید۔ درآنجا شد و بہ اعتذار واستغفار مشغول شد وگفت: "الٰہی دانستم کہ بی مدد وعونِ تو ہمہٴ امیران اسیر اند، با توفیق ونصرت تو ہمہٴ روباہان شیر اند۔ پس چہل شبان روز می گریست وعذر می خواست، تا بعد از چہل شبان روز، ہاتفی آواز داد کہ "توبہٴ تو قبول کردند، بہ سرِ ملکِ خود باز رَو"۔ بخت آزمای با دلی خوش واستظہاری تمام روی بہ شہر نہاد۔ سالوج ملکِ مصر را ضبط کردہ بود، واسفہسالاری را بہ طلبِ بخت آزمای نامزد کردہ تا او را بیاورد۔ اسفہسالار بہ طلب شاہ می رفت۔ شاہ بہ مصر آمد۔ ہردو با یک دیگر دوچہار خوردند۔ اسفہسالار چون روی شاہ دید، حقوقِ نعمتِ او یاد کرد، ودرپیش او فرود آمد، وخدمت کرد، ودست تعہّد دراز کرد، واو را بہ اعزاز واکرام بہ مصر آورد، ودیگر یاران را خبر کرد، وناگاہ شبی خون کردند، و سالوج ویاران او را بگرفتند، وشاہ بخت آزمای برتخت رفت وبار عام داد وخَلق را خوش دل گردانید۔ پس گفت: "بدانید کہ مرا قوت وشوکت وعُدّت وآلت، مغرور کردہ بود تا پای از حدِّ خود بیرون نہادم، واعتماد برخزینہ ولشکر کردم۔ لاجرم رسید بہ من آنچ رسید، وچون عنایت ازلی مرا دریافت، از گمراہی طریقِ رشاد یافتم۔ اکنون مرا خدای شناس خوانید، وبعد ازین مرا بخت آزمای مگویید، ویقین بدانید کہ ہرکہ خدای تعالیٰ را بشناسد، وتوکل بَرکرمِ او کند، برجُملہ مطالب وآرمانی فیروز آید"۔

(تلخیص شدہ)

الفاظ ومعانی

وقتی – کسی وقت، یہاں مراد ہے "کسی زمانے میں"
جبّاری – بادشاہت کی شان، قہاریت
خدا آزاری – خدا سے دشمنی، خدا کو ناراض کرنا، یا ایسا کام کرنا جو خدا کو پسند نہیں۔
دَم زدن – بات کرنا، بولنا
دَم جبّاری زدن – بادشاہت کے غرور کی باتیں کرنا
تظلّم کردن – ظلم سے فریاد کرنا، شکایت کرنا (مترادف: استغاثہ بردن)
عزیمت داشتن – سفر کا ارادہ کرنا، سفر میں ہونا
راہ قطع کردن – ڈاکہ ڈالنا، سرراہ لوٹ لینا (مترادف: راہ زدن)
مال بردن – سامان لوٹ لینا، سامان چھین لینا
کہ – کون؟
کاروان زدن – قافلہ کو لوٹ لینا
فرسنگ – تین میل (مترادف: فرسخ، اسی کو 'کوس' بھی کہا جاتا ہے، یہ ایسے تین میل کی مسافت کا نام ہے جس میں ہر میل: چار ہزار گز کا اور ہر گز چوبیس انگل کا ہو)
حصار – قلعہ
شہامت – دلیری، بہادری
مقدِّم – آگے آگے رہنے والا، سالارِ دستہ، (مقدام: دلاور، آگے آگے بڑھ کر لڑنے والا)
مدّتی است – مراد ہے "زمانہ دراز سے" (مترادف: مدتی آمد کہ)
راہ زدن – لوٹنا، ڈاکہ ڈالنا
بی آبی – بے رونقی، ویرانی (سنسان اور بنجر علاقہ مراد ہے)
قصد کردن – مراد ہے، مقابلہ کا ارادہ اور حوصلہ کرنا
دفع کردن – دور کرنا، مٹانا

فرمان برداشتن - حکم کی تعمیل کرنا

فرمان بردارم - ''میں تعمیل حکم کے لیے حاضر اور تیار ہوں'' (فرمانبردار+ ام کا مخفف)

کرامت کردن - بخشنا، عطا کرنا، عنایت کرنا، نوازنا

یاری دادن - مدد دینا، مددگار ہونا (مترادف: دست گیری کردن)

درخشم شدن - غصہ ہونا، ناراض ہونا، بگڑ جانا، (مترادف: خشمگیں شدن، بہم برآمدن)

زدن - پسپا کرنا، مغلوب کرنا، مارنا

محل - مشکل، دشوار (محال کا مخفف)

اتمام - پورا کرنا، انجام دینا، انجام دہی، پورا کرنا، انجام دینا (مترادف: انجامیدن)

مہم - بڑا کام (جمع: مہمات)

ارادت - مشیّت: اللہ کی مرضی

آفریدگار - پیدا کرنے والا، خالق

تقدیر - اللہ کی مرضی، اللہ کا فیصلہ، مشیت ایزدی

حشمت - دبدبہ، شان وشوکت

حشمتِ حشم - لشکر کی شان وشوکت، عسکری شکوہ

بلک - ''بلکہ'' کا مخفف

بانگ زدن - غرّانا، چیخنا

بند کردن - قید کرنا (مترادف: زندانی کردن، محبوس کردن)

آوردیدن - لڑائی کرنا، مقابلہ کرنا (یہاں ''بیاروم'' مصدر آوردن سے نہیں بلکہ آوردیدن سے ہے)

روا باشد - جائز ہوگا (مراد ہے: کوئی پرواہ نہیں)

لشکر جرار - بڑا لشکر

مفر داشتن - بھاگنے کا موقع یا بھاگنے کی جگہ پانا

دست و پا زدن - ہاتھ پیر مارنا، کوشش اور ہمت کرنا

فروگزاشتن - چھوڑ دینا

جدو جہد فروگزاشتن - ہمت ہار جانا
صلاح در آن باشد - یہ طے پایا (مترادف: قرار بر آن بود)
سلاح بستن - ہتھیار لگانا
برون رفتن - نکلنا، مقابلہ کے لیے جانا، پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا
برزدن - حملہ کرنا، پیش قدمی کرنا، مارنا
کار برآمدن - مقصد پورا ہونا، کامیابی ملنا
بدیع بودن - انوکھی بات ہونا، نئی بات ہونا
بدیع نبوَد - مراد ہے "خدا کے فضل سے بعید نہیں"
تقصیر - کم ہمتی، بزدلی، گناہ، خطا، کمی، کوتاہی، قصور
بہ تمامت - پوری طرح، پوری طرح سے
برہم زدن - منتشر کر دینا، بکھیر دینا
روی بہ ہزیمت نہادن - ہار جانا، شکست خوردہ ہونا، پسپا ہونا
بانگ زدن - نعرہ لگانا، للکارنا
پیش - سامنے، آگے، یہاں "مقابلہ" مراد ہے۔
مُشتی - مٹھی بھر
بہ ہزیمت رفتن - بھاگ کھڑا ہونا، پسپا ہونا
مَر - خاص کر، خاص
خذلان - بدبختی، ذلّت (واحد: خذل)
دریافتن - پالینا، سمجھ لینا
درپیوستن - سرایت کر جانا
درحال - اُسی وقت، فوراً ہی
منہزم - شکست خوردہ، یہ لفظ ہزیمت سے بنا ہے، ہارا ہوا
منہزم شدن - بھاگنے پر مجبور ہو جانا، ہار جانا

جدا اُفتادن - دور جا پڑنا، بچھڑ جانا
روی نہادن - رُخ کرنا، راستہ لینا
صومعہ - گرجا، نصاریٰ کا عبادت خانہ، فقیر کی کٹیا (یہاں مراد ہے: عبادت کی جگہ) جمع: صوامع)
استغفار - بخشش چاہنا، مغفرت طلب کرنا، توبہ کرنا
امیران - امارت والے (مراد ہے: صاحبِ اختیار، حکومت اور طاقت والے)
توفیق - موافقت، مدد، خدائی اسباب، کامیابی (مراد ہے: اللہ کا سہارا، غیبی مدد)
روباہان - لومڑیاں (واحد: روباہ)
شبان روز - رات دن (مترادف: شبانہ یوم)
عذر خواستن - معافی طلب کرنا
ہاتف - غیب سے پکارنے والا فرشتہ، غیبی آواز دینے والا
سرِ ملک - شاہی سلطنت کا سرا (یہاں اس سے دارالسلطنت، پایۂ تخت مراد ہے)
باز رفتن - واپس ہونا، لوٹ جانا
استظہار - مدد چاہنا، پشت پناہ ڈھونڈنا
استظہاری تمام - پوری حمایت، تائید، پشت پناہی
ضبط کردن - چھین لینا، قبضہ کر لینا
اسف - (اسپ کا معرب) گھوڑا
اسفہسالار - سپہ سالار
نامزد کردن - مقرر کرنا (مترادف: گماشتن)
دو چہار خوردن - مقابل ہونا، دوچار ہونا، ٹکرانا، اتفاقاً آمنے سامنے ہو جانا (مترادف: تصادف کردن)
حقوق نعمت - حسنِ سلوک کے حقوق
فرود آمدن - سواری سے اُتر جانا، گھوڑے سے اُترنا
خدمت کردن - آداب و تعظیم بجالانا
دست تعہد دراز کردن - عہد و پیمان کرنا، عہد و پیمان یا معاہدے کے لیے ہاتھ بڑھانا

شبی خون کردن	-	شب خون مارنا، رات کے وقت بے خبری میں چھاپہ مارنا، حملہ کرنا
بار عام دادن	-	عام داخلہ کی اجازت دینا
بر تخت رفتن	-	تخت پر بیٹھنا، تخت پر متمکن ہونا، دربار میں پہنچنا
خوش دل گردانیدن	-	خوش دل بنا دینا، دل سے خوش کر دینا
عُدّت	-	ساز و سامان، تیاری، انتظام
آلت	-	آلات (مراد ہے: جنگی اسلحے، جمع: آلات)
مغرور کردن	-	گھمنڈ میں ڈال دینا، غلط فہمی میں مبتلا کر دینا، گھمنڈی بنا دینا
پا از حد بیرون نہادن	-	حد سے تجاوز کرنا، حد توڑنا، حد اور اندازے سے باہر جانا
لا جرم	-	لازمی طور پر، لازماً، بیشک، یقیناً
آنچ	-	آنچہ کا مخفف
عنایت ازلی	-	خدائے تعالیٰ کی مہربانی، خدائے پاک کی توجہ
دریافتن	-	ملنا، حاصل ہونا
رشاد	-	ہدایت
طریق رشاد	-	راہِ ہدایت
آرمانی	-	امیدیں، آرزوئیں
فیروز آمدن	-	کامیاب ہونا (مترادف: کامرانی یافتن، پیروزی یافتن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ عوفی کا اسلوب کہیں بالکل ہی سادہ ہے اور کہیں اس کے برعکس۔ فعل کو درمیان میں لانا، عربی کی آمیزش، محاورات کی کثرت اور مترادفات کا استعمال سبک عوفی میں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ البتہ ان باتوں سے اس کی بنیادی سادگی اور روانی پر اثر نہیں پڑتا۔ عوفی کی یہ کتاب کسی مقررہ موضوع پر حکایتوں کے انتخاب میں اس کی بہترین صلاحیت کا ثبوت دیتی ہے اور ہندوی

دور کی نثر کی نمائندگی کرتی ہے۔

☆ ''بخت آزما'' قسمت آزمانے والے کو کہتے ہیں۔ یہاں اس سے قسمت آزمائی میں خدا کے فیصلے اور اس کی طاقت کو چیلنج کرنے والا مراد ہے اور ''خدا شناس'' سے خدا کو پہچاننے والا۔ اس طرح اس کہانی کے ساتھ ہم ایک ذہنی سفر طے کرتے ہیں اور واقعات اور ان کے انجام سے ہمیں عبرتیں حاصل ہوتی ہیں۔

☆ عوفی کی یہ حکایت خدائی دعوے اور طاقت و اقتدار، گھمنڈ کا انجام دکھاتی اور توبہ کے فائدے بتاتی ہے۔ اگر ایک طرف یہ حکایت اپنی قوت پر بھروسہ کے مقابلے میں، خدا پر بھروسہ کرنے والوں کا حال سامنے لاتی ہے تو دوسری طرف یہ بھی بتاتی ہے کہ ظلم ڈھانے والوں کو چاہے کسی خاص وجہ سے وقتی کامیابی مل جائے لیکن بہرحال اس کا انجام بُرا ہی ہوتا ہے۔ خدا کو نیکی اور عاجزی پسند ہے۔

☆ اس حکایت کا مقصد لٹیروں کی کامیابی دکھانا نہیں ہے۔ یہاں بادشاہ اور لٹیروں کے سردار کا کردار ملتا ہے۔ دونوں میں خوبیاں بھی ہیں اور خرابیاں بھی۔ بادشاہ انصاف دلانے اور ظلم روکنے پر متوجہ ہے مگر اس کے اندر فرعونیت ہے اور وہ اپنی طاقت پر مغرور ہے۔ جب کہ سالوج لٹیروں کا سردار ہے، مگر وہ خدا پر بھروسے کی بات کرتا ہے اور سبھوں کو اپنے اپنے سوچ اور اپنے اپنے عمل کے مطابق اچھے برے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

☆ قصے میں مقصد کو چھپا کر پیش کرنا ایک ہنر ہے۔ لکھنے والا یہ نہیں کہتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسا مت کرو، بلکہ کہانی پڑھ کر ہم خود سمجھ جاتے ہیں۔ یہ حکایت اس ہنر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس میں سیکھنے کی کئی باتیں ہیں جو آسانی سے عقل میں آجاتی ہیں۔

معروضی سوالات:

۱۔ لٹیروں کے سردار کا نام کیا تھا؟

۲- بادشاہ نے اپنا لقب بدل کر کون سا لقب اختیار کیا؟
۳- سالوج کے قبضے میں حکومت کتنے دنوں رہی؟
۴- بادشاہ سے فریاد کرنے والا تاجر، کہاں سے آ رہا تھا؟
۵- عبادت گاہ کہاں تھی؟
۶- بخت آزما کون تھا؟
۷- مٹھی بھر لٹیروں سے بادشاہ اور اس کی فوج کیوں ہار گئی؟

تفصیلی سوالات:

۱- بادشاہ کو بڑے بول کی کیا سزا ملی اور توبہ سے کیا فائدہ ہوا؟ وضاحت کیجیے۔
۲- لٹیروں کو خدا پر بھروسہ کی بات نے کیا فائدہ پہنچایا اور آخر کار انھیں ظلم کی کیا سزا ملی؟ تفصیل سے لکھیے۔
۳- بادشاہ کے القاب، اس کے کردار کی علامتیں ہیں، کیسے؟ وضاحت کریں۔
۴- بادشاہ کے تجربات اور عوام سے اس کے خطاب کا خلاصہ بیان کیجیے۔
۵- اس حکایت کے ساتھ ہم کس طرح ذہنی سفر طے کرتے اور کام کی باتیں سیکھتے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

عملی کام:

۱- حکایت کا خلاصہ لکھیں اور اس کا کوئی عنوان قائم کریں۔
۲- مترادفات جمع کریں اور معانی لکھیں۔
۳- اس حکایت سے ملنے والی نصیحتوں کی فہرست بنائیں۔

خواجہ نظام الملک طوسی

خواجہ نظام الملک طوسی کا شمار سلجوقی دور کے صاحبِ طرز نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کا اصل نام قوام الدین ابوعلی حسن بن علی ہے لیکن اپنے لقب نظام الملک سے ہی تاریخ وادب میں معروف ہیں۔ ان کے آبا واجداد بیہق، سبزوار کے زمینداروں میں تھے۔ سلطان محمود نے ان کے والد کو حاکمِ خراسان مقرر کیا تھا۔ وہ طوس کے ادارۂ مالیات سے بھی منسلک رہے۔ اسی زمانے میں ۱۵/ذی قعدہ ۴۰۷ھ / ۱۰۱۶ء میں خواجہ نظام الملک کی ولادت طوس کے ایک مضافاتی گاؤں رازکان میں ہوئی۔ حکیم عمر خیام اور حسن بن صباح ان کے ہم درس ساتھیوں میں ہیں۔

مروّجہ علوم وفنون سے فراغت کے بعد خواجہ نظام الملک طوسی، حاکم بلخ ابوعلی شادان کے میر منشی مقرر ہوئے۔ ۱۳/ذی الحجہ ۴۵۶ء / ۱۰۶۳ء میں وہ دوسرے سلجوقی حکمران الپ ارسلان کے دربار میں کرسیِ وزارت پر فائز ہوئے اور پورے تیس سال تک اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ ۱۰/رمضان ۴۸۴ھ / ۱۰۹۱ء کو عین افطار کے وقت فرقۂ باطنیہ سے تعلق رکھنے والے ایک دیلمی، ابوطاہر حارث کے ذریعہ انھیں قتل کر دیا گیا۔ یہ واقعہ نہاوند کے مقام پر پیش آیا۔ خواجہ کی میت اصفہان لائی گئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ وہ مقام ایک مدت تک ''تربتِ نظام'' کے نام سے مشہور رہا۔ خواجہ کی وفات پر مرثیہ کہنے والوں میں امیر معزّی اور انوری کے نام شامل ہیں۔

خواجہ نظام الملک طوسی کا ایک بڑا کارنامہ ۴۵۸ھ/ ۱۰۶۵ء میں بغداد میں مدرسہ نظامیہ کا قیام ہے۔ مدرسہ نظامیہ کے اساتذہ میں امام غزالی اور طلبہ میں سعدیؔ شیرازی جیسی عظیم شخصیتیں شامل ہیں۔ خواجہ کے علمی کارناموں میں ''سیاست نامہ'' اہم تصنیف ہے۔ یہ کتاب ''سیر الملوک'' کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس میں آدابِ معاشرت واخلاق،

سلاطین و عمائدینِ حکومت، قاضیوں اور خطیبوں کی سیاست، اور سیاسی اور سماجی تحریکوں سے متعلق بنیادی اطلاعات جیسے موضوعات کو نہایت سادہ اور دلچسپ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تاریخی اہمیت مسلّم ہے اور اس میں شامل حکایتیں، موضوع اور بیان کے لحاظ سے کافی اہم ہیں۔ دراصل فارسی ادب و تاریخ میں نظام الملک کا نام اسی کتاب سے زندہ ہے۔

سیاست نامہ

''سیاست نامہ'' سلجوقی دور کی ایک اہم نثری تصنیف ہے، جسے نظام الملک طوسی نے اپنی زندگی کے آخری ایام یعنی ۴۸۴ھ / ۱۰۹۱ء میں سپردِ قلم کیا تھا۔ یہ کتاب صدیوں زیورِ طبع سے محروم رہی اور بالآخر ایک فرانسیسی محقق کی کاوشوں سے ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۳ء میں منظرِ عام پر آسکی۔ پچاس فصلوں پر مشتمل اس کتاب میں پند و نصیحت، حکمت و اخلاق، امثال و حِکم، تفسیر قرآن، احادیثِ رسول، قصصِ انبیا، انصاف پسند بادشاہوں کی حکایات اور اہم معاصرین کے حالات اس طور پر بیان کیے گئے ہیں جو عوام الناس کے لیے مفید اور نافع ہوں۔

سیاست نامہ کی اہمیت کا ایک خاص پہلو اس میں حکایتوں کی برمحل شمولیت ہے۔ یہ حکایتیں صرف ''سمر نگاری'' کا نمونہ نہیں بلکہ مختلف ادوار خصوصاً عہدِ نوشیرواں کے ایران اور عہدِ فاروقی کے عرب سماج کی تصویریں سامنے لا دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر شاملِ نصاب حکایتوں میں سے ایک خلیفہ دوم کی خدا ترسی، عوام کی خبرگیری اور اس کے فوری حل کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے تو دوسری حکایت سے عہدِ نوشیرواں میں تاجروں کے ساتھ منصفانہ سلوک کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

انتخاب از سیاست نامہ

(۱)

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ در خدمت صاحب رسالت سید المرسلین و امام المتقین ابو القاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نشستہ بود و پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم از ہر باب سخن در معدلت و انصاف می گفت۔ عمر رضی اللہ عنہ گفت: ''یا رسول اللہ! در اوّل جوانی تجارت می کردم و بہ اطراف و اکنافِ عالم می رفتم۔ در زمان انوشیروان عادل بہ شہر مداین رسیدم و بارہا در شہر انداختم و می فروختم۔ و اشتران را بہ صحرا فرستادم با ساربان بجہتِ علف و آبخور۔ چون شب ہنگام رسید، ساربان بیامد و گفت: ''اشتران را خواجہ سرای پسرِ انوشیروان بہ حکم برد''۔ چون این سخن بشنیدم، دل تنگ شدم۔ در آن خانہ کہ بار گشودہ بودم، صاحبِ خانہ خبر یافت، گفت ''برخیز و بہ بندگی انوشیروان رَو و حال عرضہ دار، تا اشتران ترا بفرماید باز دادن''۔ دیگر روز علی الصباح بہ رفتم، و دست در زنجیرِ داد بزدم۔ مرا بہ خدمتِ انوشیروان بردند۔ حاجب سخن باز پرسید۔ چون حال باز گفتم او از ترس و بیمِ پسرِ شاہ، سخن بہ نوعی دیگر عرضہ داشت۔ انوشیروان فرمود تا ہزار دینار بہ من دادند، من شادمان گشتم و بہ خانہ بیامدم۔ چون صاحب خانہ آن بدید، گفت ''شاہ را حال معلوم نشدہ است۔ باز رو و احوالی باز نمای''۔ دیگر بار روزِ دوم برفتم و ہم چنان حال باز نمودم۔ حاجب سخن بہ نوعی دیگر گفت۔ فرمود، تا ہزار دینار دیگر بدادند۔ باز گشتم شادمان۔ باز صاحب خانہ فرمود کہ ''شاہ را سخن معلوم نکردہ اند،

باز روُ"۔ روزِ دیگر ہم چنان برفتم و حال باز نمودم۔ حاجب حال را بہ نوعی دیگر گفت۔ شاہ باز فرمود تا ہزار دینار دیگر بداوند۔ چون بہ خانہ آمدم، صاحب خانہ گفت "شاہ را معلوم نشدہ است، باز روُ"۔ چون روز چہارم برفتم و حال باز گفتم، شاہ را عجب آمد۔ ترجمانی دیگر طلب کرد، وحال را از من باز پرسید۔ در خشم رفت، و ہیچ نگفت و مرا بہ معتمدی از آنِ خویش داد و سفارش کرد۔ ہر روز خرج من می داد تا چہل روز تمام شد۔ بعد از آن مرا طلب کرد۔ آن معتمد مرا در شب بہ حضرت نوشیران عادل بُرد۔ چون شاہ مرا بدید، نوازش فرمود، و دل خوشی تمام داد، و عذر می خواست از من بہ ہر نوع۔ و من متحیر بماندم از آن ہمہ دلداری او۔ بعد از آن خاصگی خویش را فرمود تا طبقی بیاوردند سر پوشیدہ۔ چون بنہادند، شاہ فرمود تا سرِ طبق بکشادند چون سَر پوش برگرفتند، دستی دیدم بُریدہ و در طبق نہادہ۔ متحیر بماندم کہ عجبا این چہ دست است۔ انوشیروان گفت "می دانی کہ این دستِ کیست؟" گفتم "نہ"، گفت "این دستِ فرزندِ من است کہ خادمِ اوشتران تو بہ حکم بردہ و با تو بیدادی کردہ۔ اِمشب چہل شبانہ روز است تا با مادر او این سخن و حکایتِ او می گفتم تا رضا دہد کہ فرزندِ او بیدادی کردہ است تا آنچہ سزای اوست، با او کنم۔ اِمشب رضا بداد، تا یک دستش ببریدم تا دیگر کسی بر کسی ازین نوع بیدادی نکند و نامِ من در عالم بیدادی منتشر نگردد۔ آنگہ در قیامت شرمسار و خجل برنخیزم و از جملہ راندگان حق نباشم"۔ پس فرمود تا حاجب را بیاورند، و گفت "چرا سخن بہ من راست نگفتی و بہ نوعی دیگر می گفتی؟ بازرگان نا امید از من رفت و اشتران ضائع و غارت کردہ، و من حال نمی دانستم، و ہر کجا کہ رفتی نامِ من بہ ظلم و بیدادی بُردی و مرا آگاہی از آن نبودی"۔ حاجب گفت "ترسیدم از فرزندت"۔ گفت: "چون است کہ از من نترسیدی" در حال وی را سیاست فرمود، و اشتران را باز داد۔ چون بہ خانہ آمدم، صاحب خانہ گفت: "این ساعت حال معلوم شدہ است"۔ دیگر روز برخاستم و سہ ہزار دینار برگرفتم و بہ خدمت نوشیروان رقم و کیسۂ زر بنہادم۔ شاہ فرمود کہ این زر بہ تمامت آنِ تست"۔ و ہم چندان کہ دادہ بود، دیگر بفرمود دادن، و مرا بہ دل خوشی تمام روانہ گردانید۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چون این سخن بشنید در عجب آمد و گفت کافری را این عدل بودہ است۔ (تلخیص شدہ)

الفاظ و معانی

صاحب رسالت - پیغمبری والے، رسالت پناہ، (یہاں اس سے حضرت محمد ﷺ مراد ہیں)

سید المرسلین - رسولوں کے سردار

امام المتقین - متقیوں اور پرہیز گاروں کے امام

ابوالقاسم - رسول پاک ﷺ کی کنیت ہے

از ہر باب - ہر ایک نوعیت سے، مختلف پہلو سے، طرح طرح سے

معدلت - عدل، انصاف

سخن گفتن - بتانا، (یہاں مراد ہے: ارشاد فرمانا)

اوّل جوانی - آغاز جوانی، جوانی کا ابتدائی زمانہ، عنفوان شباب

اطراف و اکناف عالم - دنیا کا گوشہ گوشہ (مترادف: اقصای عالم)

انوشیروان - ایران کا مشہور بادشاہ جو ساسانی خاندان کا بائیسواں حکمراں تھا، اسی کو خسرو اوّل یا ''خسرا وُ انوشک ربان'' بھی کہتے ہیں۔ ''انوشیرواں'' کے معنی ہمیشہ کی روح یا روح جاوید ہے اور یہ لفظ اس بادشاہ کا لقب ہے۔ نوشیرواں کا زمانہ ۵۳۱ء سے ۵۷۹ء تک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہی بادشاہ مشہور لباس ''شیروانی'' کا موجد ہے۔ ایران میں فلسفہ اسی بادشاہ کے دور میں آیا اور طب کی تعلیم شروع ہوئی۔ ہندوستانی حکیم و دانشور بیدپا کی وہ مشہور کتاب اسی بادشاہ کے دور میں ایران پہنچی جسے دنیا آج ''کلیلہ و دمنہ'' کے نام سے جانتی ہے۔ نوشیرواں ہی کی حکومت کے ۴۲ ویں سال جلوس یعنی ۵۷۱ء میں، ملک عرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

مداین - بہت سے شہر (واحد: مدینہ بمعنی شہر) بغداد کے قریب ایک مشہور شہر کا نام

بار انداختن - بوجھ اُتارنا، (مراد ہے، سامان تجارت لے جانا اور رکھنا)

اشتر / شتر - اونٹ

ساربان - شتربان، اونٹ چلانے والا (سار، بمعنی اونٹ)

بہ جہت - طرف، (مراد ہے: کے لیے، مقصد سے)

علف	-	گھاس، چارہ
آب خور	-	(آب وخور کا مخفف) دانہ پانی، آب ودانہ
شب ہنگام	-	رات کا وقت (اضافت مقلوبی ہے)
بہ حکم بردن	-	زبردستی لے جانا
دل تنگ شدن	-	رنجیدہ ہونا، دُکھی ہونا
بار کشودن	-	سامان کھولنا، سامان پھیلانا (مراد ہے، سامان تجارت اُتارنا اور پھیلانا)
خبر یافتن	-	معلوم ہونا
برخیز	-	اٹھو، تیاری کرو، ہمت کرو
بہ بندگی رفتن	-	خدمت یا دربار میں حاضر ہونا
عرضہ داشتن	-	پیش کرنا، عرض کرنا
باز دادن	-	لوٹانا، واپس کرنا، واپسی
علی الصباح	-	صبح سویرے (مترادف: بامداد زودتر)
زنجیر داد	-	انصاف کی زنجیر، زنجیر عدل (داد: انصاف)
دست در زنجیر زدن	-	زنجیر ہلانا
حاجب	-	چوبدار، دربان
سخن باز پرسیدن	-	معاملہ کی پوچھ تاچھ کرنا، تحقیق کرنا، تفصیل معلوم کرنا
باز گفتن	-	تفصیل سے بتانا، صاف صاف بتانا، کھول کر بیان کرنا، دوبارہ کہنا
ترس	-	ڈر، دہشت، خوف
بیم	-	ڈر، خوف، نااُمیدی (ضد: امید، رجا)
بہ نوعی دیگر	-	کچھ دوسرے انداز سے (مراد ہے: توڑ مروڑ کر)
شادماں گشتن	-	خوش خوش لوٹنا، خوش ہو جانا
باز رفتن	-	دوبارہ جانا
باز نمودن	-	صاف طریقے سے پیش کرنا، کھول کر دکھانا

عجب آمدن - حیرت ہونا، (مراد ہے شک وشبہ ہونا، کوئی بات کھٹکنا)، تعجب میں ہونا
ترجمان - وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بتائے
در خشم رفتن - غصہ ہونا، غضب ناک ہونا
معتمد - معتبر آدمی، سکریٹری
از آن خویش - مراد ہے، اپنی طرف سے، اپنی ملکیت سے
بہ معتمد دادن - کسی معتبر آدمی کے حوالہ کرنا
سفارش کردن - کلماتِ خیر کہنا، بھلائی کے کلمات کہنا
تمام شدن - پورا ہونا، مکمل ہونا، ختم ہونا
روز تمام شدن - دن گزر جانا، دن بیت جانا
نوازش فرمودن - مہربانی اور لطف وعنایت سے پیش آنا
دل خوشی تمام دادن - پوری طرح خوش دلی کا مظاہرہ کرنا، مسرت اور گرم جوشی دکھانا
بہ ہر نوع عذر خواستن - طرح طرح سے معذرت کا اظہار کرنا
متحیر ماندن - حیرت میں پڑ جانا، حیرت زدہ رہ جانا (مترادف: دم بخود شدن)
خاصگی - مقرب دربار، خاص درباری عہدیدار
طَبَق - طشت، خوانچہ، تھال، بڑی سینی
طبق سرپوشیدہ - ایسا طشت جس پر ڈھانکنے کا کپڑا یا ڈھکن رکھا ہوا ہو
سرِ طبق کشادن - طشت یا تھال کا ڈھکن یا کپڑا ہٹانا، تھال کھولنا
سرپوش برگرفتن - ڈھکن ہٹانا، ڈھکن اُٹھانا
عجبا - حیرت وتعجب (کلمۂ استعجاب ہے)
بیدادی - ناانصافی، ظلم
سخن وحکایت گفتن - بات اور معاملہ کو بتانا، قصہ بیان کرنا
سزا - لائق، مناسب
رضا دادن - راضی ہونا، اجازت دینا

منتشر گشتن – مشہور ہونا، بکھر جانا
آن گاہ – اُس وقت (مراد ہے: یہاں تک کہ)
راندگان حق – (واحد راندہ) اللہ کے دربار سے بھگائے گئے لوگ
جملہ راندگان حق – مراد ہے: مردودِ بارگاہ لوگوں کی جماعت (جملہ: سب)
غارت – لوٹ، مار (جمع غارات)
غارت کردن – لوٹنا، (یہاں مراد ہے، لٹا ہوا ہونا)
نام بردن – نام لینا، یاد کرنا، مشہور کرنا
چون است – کیا وجہ ہے؟، آخر کیوں؟
سیاست فرمودن – سزا کا حکم دینا، حکم تعزیر نافذ کرنا
بخدمت نہادن – پیش کرنا، سامنے رکھ دینا
بہ تمامت – سب کا سب
دل خوشی – خوش دلی، مسرت
روانہ گردانیدن – روانہ کرنا، رخصت کرنا
در عجب آمدن – حیرت کا اظہار کرنا (مترادف: شگفتن)

غور کرنے کی باتیں:

☆ یہ حکایت جس ماحول میں بیان ہوئی ہے اس لحاظ سے یہ ''حدیثی واقعہ'' کہلانے کا حق رکھتی ہے اور جس زمانے کا واقعہ ہے اس لحاظ سے یہ ''حکایات شاہان'' میں بھی داخل ہے۔ یہ حضرت عمرؓ کے ایک تجارتی سفر کا واقعہ ہے جسے انھوں نے رسول پاک ﷺ کے سامنے سنایا ہے۔

☆ کہانی کا تعلق نوشیرواں کے انصاف سے ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کی رعایا اس کے منصفانہ مزاج سے خوب واقف تھی۔

☆ اس حکایت کا زمانہ ۴۰ دن سے زیادہ کی مدت پر پھیلا ہوا ہے۔

☆ اس حکایت میں ایک مقام پر ایسا انداز بھی ہے جس سے پڑھنے والے کا تجسس بڑھتا ہے۔ موجودہ دور میں اس کو ''ڈرامائی انداز'' کہتے ہیں۔

معروضی سوالات:

۱- نظام الملک طوسی کا پورا نام کیا ہے؟

۲- نظام الملک، طوس کے جس گاؤں میں پیدا ہوئے، اس کا نام لکھیے؟

۳- نظام الملک کی تاریخ پیدائش بتایئے؟

۴- نظام الملک کے ہم عصر شاعر اور ہم درس کا نام کیا تھا؟

۵- نظام الملک کا قتل کس سال میں ہوا؟

۶- نظام الملک کا قاتل ابو طاہر حارث کس فرقے سے تعلق رکھتا تھا؟

۷- نظام الملک کا قتل نہاوند میں ہوا لیکن تدفین کہاں ہوئی؟

۸- ''تربتِ نظام'' کیا ہے؟

۹- نظام الملک کی موت پر مرثیہ کہنے والے کسی ایک شاعر کا نام لکھیے؟

۱۰- نظام الملک نے مدرسہ نظامیہ بغداد کس سنہ میں قائم کیا؟

۱۱- سیاست نامہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

۱۲- سیاست نامہ کب لکھی گئی؟

۱۳- سیاست نامہ کتنی فصلوں پر مشتمل ہے؟

۱۴- اس حکایت میں کس خاتون کا ذکر آیا ہے؟

۱۵- رسول پاک ﷺ نے نوشیرواں کا واقعہ سن کر کیا فرمایا؟

تفصیلی سوالات:

۱- داخلِ نصاب حکایت کا خلاصہ لکھیے۔

۲- انصاف مانگنے کی ہمت دلانے میں کس کا مشورہ کام آیا اور انصاف ملنے میں تاخیر کیوں ہوئی؟ وضاحت کیجیے۔

۳- اونٹ مل جانے کے بعد تاجر نے کس طرح اپنی ذمہ داری پوری کی اور مزید انعام پایا؟

عملی کام:

۱- نوشیرواں کے عدل و انصاف کی کہانیوں کا مطالعہ کیجیے۔

۲- داخلِ نصاب حکایت کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔